صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 27 اگست 2019ء بمطابق 25 ذوالحجہ 1440 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُونُواْ قَوَّٰمِينَ بِٱلۡقِسۡطِ شُهَدَآءَ لِلَّهِ وَلَوۡ عَلَىٰٓ أَنفُسِكُمۡ أَوِ ٱلۡوَٰلِدَيۡنِ وَٱلۡأَقۡرَبِينَ ۚ إِن يَكُنۡ غَنِيًّا أَوۡ فَقِيرً۬ا فَٱللَّهُ أَوۡلَىٰ بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُواْ ٱلۡهَوَىٰٓ أَن تَعۡدِلُواْ ۚ وَإِن تَلۡوُۥٓاْ أَوۡ تُعۡرِضُواْ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُونَ خَبِيرً۬ا۔

(ترجمہ): اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو اور خدا کیلئے سچی گواہی دو خواہ (اس میں) تمہارا یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کا نقصان ہی ہو۔ اگر کوئی امیر ہے یا فقیر تو خدا ان کا خیر خواہ ہے۔ تو تم خواہش نفس کے پیچھے چل کر عدل کو نہ چھوڑ دینا۔ اگر تم پیچیدا شہادت دو گے یا (شہادت سے) بچنا چاہو گے تو (جان رکھو) خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔ و آخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

__جناب سپیکر:__ جزاکم اللہ۔

حلف وفاداری رکنیت

__Mr. Speaker__: Oath of elected Members: Members, to please stand in front of their seats to take oath:

جو نئے ممبرز منتخب ہوئے ہیں وہ اپنی نشستوں پہ Oath کے لئے کھڑے ہو جائیں، باقی کوئی ممبر ہے تو وہ تشریف رکھیں، آپ کو اپنا نام خود پڑھنا ہو گا۔

(اس مرحلہ پر موجود نو منتخب اراکین نے حلف اٹھایا)

(حلف نامہ ضمیمہ پر ملاحظہ ہو)

(تالیاں)

__Mr. Speaker__: Now, I call upon the Members elect to sign the Roll of Members, placed on table of the Secretary, Provincial Assembly, one by one. Please call the name.

میں گیلریز میں بیٹھے ہوئے ان تمام حضرات سے ریکویسٹ کروں گا کہ کوئی نعرہ بازی نہیں ہو گی، کوئی نعرہ بازی نہیں ہو گی، گیلری میں بیٹھے ہوئے تمام مہمانوں سے گزارش ہے کہ بالکل ڈسپلن میں رہیں، کوئی نعرہ بازی نہیں ہو گی۔

(شور اور نعرہ بازی)

__جناب سپیکر:__ دیکھیں، اگر آپ ہاؤس کو Disturb کریں گے، اگر آپ ہاؤس کو Disturb کریں گے تو میں گیلری خالی کروالوں گا۔

(شور اور نعرہ بازی)

__جناب سپیکر:__ سیکورٹی والوں کو میں ہدایت کرتا ہوں کہ پلیز، انہیں خاموش کروائیں۔

(شور اور نعرہ بازی)

__جناب سپیکر:__ دیکھیں، یہ معزز ایوان ہے، اس میں نعرہ بازی کی اجازت نہیں ہوتی، آپ ہمیں مجبور نہ کریں، ورنہ ہمیں گیلریز خالی کروانی پڑے گی، مہربانی کر کے خاموشی اختیار کریں اور کارروائی دیکھیں، یہ چوک یادگار نہیں ہے، یہاں نعرہ بازی کی اجازت نہیں ہوتی۔

(شور اور نعرہ بازی)

جناب سپیکر: میں یہ کرلوں۔

(شوراور نعرہ بازی)

ایک رکن: صبر کریں،پلیز۔

(شوراور نعرہ بازی)

جناب سپیکر: میں فاٹا کے تمام ممبران، ایکس فاٹا سے گزارش کرتا ہوں کہ اپنے مہمانوں کو خاموش کروائیں، ورنہ میں Sitting adjourn کر دوں گا، گیلریز خالی کروا کے دوبارہ اجلاس شروع کر دوں گا،اس لئے آپ ان کو اشارہ کر دیں کہ یہ خاموشی اختیار کریں، یہ نعرہ بازی سے سارا ڈیکورم تباہ ہو رہا ہے اور میرے پاس ایک ہی حل ہے کہ میں دس منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کروں اور گیلریز خالی کروا کر دوبارہ اجلاس شروع کر دوں، اگلا نام پکاریں جی۔

(شوراور نعرہ بازی)

جناب سپیکر: اب اگر نعرے لگے تو میں اجلاس۔۔۔۔۔

(شوراور نعرہ بازی)

جناب سپیکر: مہربانی کر کے ہاؤس میں ڈیکورم کو برقرار رکھیں، ایم پی ایز حضرات اپنی سیٹوں پر چلے جائیں، چیف منسٹر صاحب کو Disturb نہ کریں پلیز۔

All the MPA's take their seats, please. Nazir Abbasi Sahib, please take your seat.

(اس مرحلہ پر اراکین اسمبلی نے حاضری رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

اراکین کی رخصت

Mr. Speaker: Item No. 3. Leave applications: Sultan Muhammad Khan, Minister for law, 27-08-2019 to 30-08-2019; Doctor Amjad Ali, Minister, 27-08-2019 to 02-09-2019; Mr. Salahuddin Sahib, MPA, for today; Mr. Shehram Khan, for today; Haji Anwar Hayat, MPA, for today; Abdul Karim Sahib, Special Assistant, for today; Mr. Manawar Khan, MPA, for today; Ms. Madiha Nisar Sahiba, for today; Engineer Fahim Khan, for today.

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The Leave is granted.

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

<u>Mr. Speaker</u>: 'Panel of Chairmen': In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a 'Panel of Chairmen' for the current Session:

1. Mr. Khaliq-ur-Rehman Sahib;
2. Mr. Pir Fida Muhammad;
3. Mr. Muhammad Zahir Shah;
4. Mr. Inyatullah Khan Sahib.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

<u>Mr. Speaker</u>: 'Committee on Petitions': In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I, hereby constitute a 'Committee on Petitions' comprising the following Members, under the Chairmanship of Mr. Mahmood Jan, honourable Deputy Speaker:

(1) Mr. Muhammad Zahir Shah;
(2) Mr. Muhammad Azam Khan;
(3) Mr. Musawar Khan;
(4) Mr. Rangez Khan;
(5) Malik Badshah Saleh;
(6) Ms. Sobia Shahid.

<u>جناب سپیکر</u>: میں اپنی طرف سے اور پورے ایوان کی طرف سے نو منتخب اراکین اسمبلی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں، آج کا دن پاکستان کی پارلیمانی تاریخ کا ایک یادگار اور حساس دن ہے، تمام جمہوری قوتوں، سیاسی جماعتوں، صحافیوں، قبائلی نوجوانوں اور تمام اداروں، بالخصوص فوج نے قبائلی اضلاع کو قومی دھارے میں شامل کرنے کے لئے ایک کلیدی رول ادا کیا، آج یہ سب کچھ جناب عمران خان صاحب کے ویژن اور دلچسپی سے مکمل ہوا، خان صاحب کا ہم خصوصی طور پہ شکریہ ادا کرتے ہیں، پارلیمنٹ میں پچیسویں آئینی ترمیم سے شروع ہونے والا سفر آپ کے حلف اٹھانے سے پایہ تکمیل کو پہنچا لیکن یہ سفر ابھی شروع ہوا ہے کیونکہ آپ عوام نے بہت مصیبتیں جھیلی ہیں اور ان کی نگاہیں آپ کی جانب مرکوز ہیں، آپ ان کی محرومیوں کا ازالہ کرنے کے لئے ان کی آواز بن جائیں، علاقے کی پسماندگی دور کرنے کے ساتھ ساتھ

تعلیم، صحت، سماجی بہبود اور شعور و آگہی کی ترویج کے لئے شبانہ روز محنت کریں اور حقیقی جمہوریت کے ثمرات سے لوگوں کو روشناس کرائیں، مجھے امید واثق ہے کہ صوبائی حکومت اور یہ معزز ایوان نو منتخب ممبران اسمبلی کے ساتھ بھرپور تعاون کرے گا۔

Now, I request to the Leader of the House, Janab Mehmood Khan, to address the House and then Leader of the Opposition.

سپاس تہنیت

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر! آج خوشی کا دن ہے اور جو گیلری میں ہمارے مہمان موجود ہیں، ان کو خوشی منانے دیں، آج کا دن ان کے لئے ہے۔ (تالیاں) اس کے علاوہ آج خیبر پختونخوا اسمبلی کے لئے ایک تاریخی دن ہے کہ آج ہمارے نئے مہمان جو یہاں پر تشریف فرما ہیں، الیکٹ ہو کے آئے ہیں تو میں اپنی طرف سے، اپنے پرائم منسٹر کی طرف سے، اپنی حکومت کی طرف سے، اپوزیشن کی طرف سے، آپ کی طرف سے، خیبر پختونخوا کے لوگوں کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ساتھ ہی ساتھ ان کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ یہ جو ہمارے مہمان آئے ہیں، آج یہ مہمان ہیں، کل سے یہ میزبان بنیں گے اور جس طرح آپ نے کہا کہ جو فاٹا کی محرومیاں تھیں اور ہیں، ان شاء اللہ ان کو دور کرنے میں یہ اپنا کردار ادا کریں گے۔ وہاں کے لئے قانون سازی میں اپنا کردار ادا کریں گے، جب ہماری حکومت آئی تو سب سے بڑا چیلنج تھا فیڈرل گورنمنٹ کے لئے بھی، لیکن سب سے زیادہ ہماری صوبائی حکومت کے لئے جو چیلنج تھا وہ یہ تھا کہ فاٹا مرجر یعنی قبائلی علاقہ جات کو خیبر پختونخوا میں ضم کرنا، یہ ایک بہت بڑا چیلنج تھا لیکن میں اپنے اللہ کا بڑا مشکور ہوں، شکر گزار ہوں، اپنے پرائم منسٹر کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، پاک فوج کا بھی مشکور ہوں، اپوزیشن کے بھائیوں کا بھی مشکور ہوں، سب کا مشکور ہوں، جتنے بھی سٹیک ہولڈرز ہیں، اس میں انہوں نے اپنا کردار ادا کیا، آج الحمد للہ فاٹا مرجر کا جو آخری Step تھا، قبائلی علاقہ جات کے خیبر پختونخوا میں شامل ہونے کا، وہ آج الحمد للہ اللہ نے پورا کر دیا، میرے سارے بھائیو! یہ آپ کے تعاون سے ہوا، یہ قبائلی علاقہ جات کے لوگ ہمارے سپاہی ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو بارڈر کو بغیر کسی پیسوں اور بغیر کسی لالچ کے یہ ان کا دفاع کرتے رہے اور ان شاء اللہ کرتے رہیں گے، میں ان سے یہ بھی امید کرتا ہوں کہ جس طرح ان کے بڑوں نے اور ہمارے بڑوں نے آزاد کشمیر کو آزاد کیا تھا، ان شاء اللہ اگر اس دفعہ ہمیں موقع ملا تو مقبوضہ کشمیر کو ہم

دوبارہ آزاد کریں گے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج خیبر پختونخوا اسمبلی میں جو ان کی نمائندگی ہے، As Members of the Provincial Assembly یہ لوگ الیکٹ ہو کے آئے ہیں، ان کو صحیح پتہ ہو گا کہ ان علاقوں کی کیا محرومیاں ہیں، ان کو ہم کس طرح Address کر سکتے ہیں؟ جس طرح ہمیں اپنے علاقوں کا پتہ ہے کہ وہاں پر کونسی مشکلات ہیں اور کیا کرنا ہے، کس طرح ان علاقوں کو ہم آگے کی طرف لے کے آنا ہے؟ یہ میں ان سے ریکویسٹ کروں گا، یہ میں بھی ان سے وعدہ کرتا ہوں کہ خواہ وہ پی ٹی آئی کا ممبر ہو، خواہ وہ جے یو آئی کا ممبر ہو، خواہ وہ اے این پی کا ہو، خواہ وہ پیپلز پارٹی کا ہو، خواہ وہ مسلم لیگ (ن) کا ہو، جس کا بھی ہو، میں As a Chief Minister ان سے وعدہ کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ میں آپ کے ساتھ ہوں گا کیونکہ یہ بڑا حساس معاملہ ہے، میں نہیں چاہتا کہ ہم سیاست میں پڑیں بلکہ ہم نے قبائلی علاقہ جات کے لئے ایک ہونا ہے، ان علاقوں کو اٹھانا ہے، ان کی محرومیوں کو ختم کرنا ہے اور ان کو ان شاء اللہ ساتھ لے کر چلیں گے، یہ میں آپ سے اس ایوان کے سامنے وعدہ کرتا ہوں۔ باقی میڈیا کے دوست بھی یہاں پر موجود ہیں، ہم ایک سال سے کہہ رہے تھے کہ ان شاء اللہ الیکشنز ہوں گے، اپنے وقت پہ ہوں گے اور جو وعدہ تھا، جو Constitutional amendment تھی، اس کے مطابق ہم نے وہ الیکشنز کروائے اور وہ بھی 'فیئر اینڈ فری' الیکشنز ہم نے کروائے، اس میں گورنمنٹ نے کچھ نہیں کیا بلکہ ہم نے موقع دیا کہ یہ لوگ اپنے ووٹ کاسٹ کریں، ہماری بہنیں نکلیں، تاریخ میں پہلی دفعہ انہوں نے اپنے ووٹ کاسٹ کئے، ان کی فیمیل نمائندگی یہاں پر آئی ہے، یہ ایک تاریخی دن ہے، آج خیبر پختونخوا اسمبلی کے حوالے سے الحمد للہ ہمارا گھر پورا ہو گیا ہے، ساری جتنی بھی کمی تھی وہ اس اسمبلی کے اندر آ گئی ہے، جتنے بھی ہمارے دوست ہیں، بھائی ہیں، بہنیں ہیں، جتنے بھی لوگ آئے ہیں، میں ایک دفعہ پھر ان کو دوبارہ ویلکم کرتا ہوں، یہ ایک اعزاز ہے کہ جو لوگ کہتے رہے کہ بڑا Tough وقت ہے، پاکستان تحریک انصاف کی پالیسیاں ٹھیک نہیں ہیں لیکن قبائلی علاقہ جات میں جس طرح پاکستان تحریک انصاف کو ووٹ پڑے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل انہوں نے غلط کہا تھا، یہ لوگوں نے Prove کر دیا ہے کہ کل بھی ہم عمران خان کے ساتھ تھے اور آج بھی عمران خان کے ساتھ ہیں (تالیاں) اور پہلی دفعہ جو ان سے سو ارب روپے کا وعدہ کیا تھا، وہ بھی الحمد للہ ہم نے پورا کر دیا ہے اور جو پراونشل گورنمنٹ کی طرف سے تھا، ان کو بھی ہم نے اپنا شیئر پہلی دفعہ ان کو دیا ہے، میں آپ سب کا مشکور ہوں، آپ سب کو ایک دفعہ پھر ویلکم کہتا ہوں، ان شاء اللہ

ہم ساتھ چلیں گے،اس خیبر پختو نخوا کو اٹھائیں گے، میں اپنے خیبر پختو نخوا کے عوام کو ان شاء اللہ مایوس نہیں ہونے دوں گا، یہ بالکل صحیح بات ہے کہ یہ پرامن لوگ تھے اور ان شاء اللہ رہیں گے، یہی کچھ کہنا تھا، باقی ان شاء اللہ وقتاً فوقتاً ان سے ملاقات ہو گی، ان کے ساتھ مشاورت ہو گی، ان کو کیسے ہم آگے بڑھائیں گے، ان علاقوں کو کس طرح ترقی میں لائیں گے؟ ان شاء اللہ ہمارے Pre-Plans بنے ہوئے ہیں لیکن ان کے ساتھ بھی یہ مشاورت جاری رکھیں گے۔ تیمور خان کی خواہش ہے کہ پشتو میں بھی کچھ بات کر لوں، نو وطن د پښتنو دے یو څو خبرې به د پښتو اوکړم (تالیاں) نن جناب سپیکر صاحب! ډیره د خوشحالۍ خبره ده چې دلته د هغه قبائلی علاقه جاتو زمونږه ورونړه، خویندې دلته راغلی دی او په اول ځل باندې په تاریخ کښې، دا به د دې تاریخ لیکلې کیږی، نن دا هغه خلق دی، په هسترۍ کښې چې په اول ځل د خیبر پختونخوا حصه جوړه شوه، دا به په تاریخ کښې لیکلې کیږی، دا یو تاریخی اقدام دے، دا به همیشه د پاره یاد ساتلې کیږی (تالیاں) او دا کوم ممبران چې راغلی دی، الیکټ شوی دی، مونږ پورې به خلقو خندل چې دا سلیکټډ حکومت دے خو دا ټول مونږه الیکټډ خلق یو، دغه شان دا چې کوم Elected representatives دلته راغلی دی، ان شاء اللّٰہ زه دوئ نه دا امید لرم چې دوئ به په دې اسمبلۍ کښې خپل کردار ادا کوی، قانون سازۍ کښې به خپله حصه اخلی او د خپلې علاقې محرومۍ به دلته ډسکس کوی، دوئ صرف د دې کاز د پاره خلقو رالیږلی دی، Already د دوئ نمائنده ګان په نیشنل اسمبلۍ کښې او په سینیټ کښې موجود وو خو دا په تاریخ کښې په اول ځل د خیبر پختونخوا حصه شوه، نو زه دې ټولو ته یو ځل بیا ویلکم وایم او دوئ له تسلی ورکوم۔ اکرم خان درانی صاحب ناست دے، خاندی، شیر اعظم خان هم خاندی، دا ټول به ځی، مونږ سره به یو ځائے، بابک صاحب هم ناست دے او بیټنی صاحب هم ناست دے خو دا یو خبره یاد ساتئ چې مونږ به ان شاء اللّٰہ (تالیاں) ټول به په شریکه باندې ځو او خاص کر قبائلی علاقه جات به ان شاء اللّٰہ مونږ په شریکه ځان سره بوځو او د دوئ محرومۍ به ختموؤ۔ په آخر کښې زه یو ځل بیا ستاسو شکریه، ډیره مننه، پاکستان زنده باد۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Now, I request Leader of the Opposition, Mr. Akram Khan Durrani, to address the House.

(Applause)

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ آج چونکہ یہاں پر واقعی ایک خوشی کا دن ہے، جس طرح وزیر اعلیٰ صاحب نے آپ سے کہا کہ آج تھوڑا اس ایوان کو روایت پہ چلانا ہے، یہ ہمارے نوجوان آئے ہیں اور یہ ان لوگوں کے چاہنے والے ہیں جو اوپر سائڈ پر بیٹھے ہیں، میں اپوزیشن کی طرف سے، آپ کی طرف سے، حکومت کی طرف سے ان سب ممبران اسمبلی کو جو ہمارے نئے بھائی اور خواتین آئے ہیں، ان سب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں (تالیاں) اور ساتھ ہی یہاں پر ہمارا ایک جوان طبقہ آج بڑے بھرپور انداز سے آیا ہے، اس ایوان کی طرف سے ان سب کو میں خوش آمدید کہتا ہوں، آج ان کے آنے سے اس کی رونق بنی، ان کو آزاد چھوڑ دیں، نعرے بھی لگانے دیں، (تالیاں) باقی طریقہ کار تو یہ ہونا چاہیے کہ آپ اپوزیشن کو پہلے موقع دیتے تو ہم نئے ممبران کے حوالے سے، قبائل کے حوالے سے میں کچھ تجاویز رکھتا ہوں، میری تقریر کے بعد پھر اس پر وزیر اعلیٰ صاحب موقع پر کچھ احکامات جاری کرتے تو یہ بہتر طریقہ تھا (تالیاں) لیکن میرے خیال میں آنکھ کی اس سائڈ پر آپ کا زیادہ زور تھا، میری طرف تھوڑا سا کمزور تھا (تالیاں) پھر بھی میں آج، میں نے دیکھا، تقریباً یہاں پر ہمارے جتنے بھی ممبران اسمبلی آئے ہیں وہ تقریباً ہمارے جوان اور باہمت لوگ ہیں، ان شاء اللہ جفا کش لوگ ہیں، قبائلی ہمارے جتنے بھی ہیں، یہ پہاڑوں میں رہنے والے لوگ ہیں، بہادری کی داستانیں ان کے آباؤاجداد کی لکھی ہوئی ہیں، پاکستان کے لئے، کشمیر کے لئے، اس ملک کے لئے ان کی قربانیاں ہیں، اس میں قبائلی کوئی بھی، میں آج اس ایوان میں کہتا ہوں (تالیاں) میں نے آپ سے جو بات کی کہ پہلے میں چاہتا تھا کہ میں بات کروں اور وہ میں کیا چاہتا تھا، قبائل میں تقریباً دس پندرہ سال سے جنگ رہی، ہمارے سارے گھر تباہ و برباد ہوئے ہیں، ہمارے باغات اجڑ گئے ہیں، ہمارے ٹیوب ویلوں کا سسٹم خراب ہے، ہمارا ایریگیشن کا سسٹم خراب ہے، ہمارا بجلی کا سسٹم خراب ہے، ہمارا ایجوکیشن نہ ہونے کے برابر ہے اور ہسپتال ہمارے ویران پڑے ہیں، آج چونکہ ہمارے چیف منسٹر صاحب بڑے اچھے موڈ میں ہیں، ایک پھول ہے جو سال میں ایک ہی پھول دیتا ہے جس کو نرگس کا پھول کہتے ہیں تو ہمارے وزیر اعلیٰ

صاحب بھی ایک سال کے بعد آئے ہیں، (قہقہہ) ہم بڑے خوش ہیں (تالیاں) ہم دیکھتے ہیں کہ عاطف خان اور سارے منسٹرز بھی اس خوشبو سے لطف اندوز ہو رہے ہیں، ہم بھی لطف اندوز ہو رہے ہیں لیکن اصل بات جو ہے، میں چاہوں گا کہ ہمارے جو بندوبستی علاقے اور یہ جو علاقہ تھا، اس کو ہم قبائلی علاقے کہتے تھے، اس کی محرومیاں بندوبستی صوبے سے ہزار گنا زیادہ ہیں، میں نے پہلے بھی کہا کہ نہ کالج ہے، نہ ہاسپٹل ہے، نہ یونیورسٹی ہے، نہ روڈ ہے، نہ بجلی ہے، نہ راستہ ہے، نہ ہماری طرح اس گاؤں کی نالیاں پکی ہیں، آج چیف منسٹر صاحب بڑے موڈ میں ہیں، میں چاہوں گا کہ آج انہوں نے بڑی خوبصورت باتیں کیں، میں یہ کہوں گا، اپوزیشن کی طرف سے گزارش کروں گا کہ ہمارے جتنے بھی ممبران اسمبلی ہیں، ان سے آپ دس گنا قبائل کو زیادہ فنڈ دیدیں کہ ان کی محرومیاں ختم ہوں، (تالیاں) ان کی یہ محرومیاں عام خرچے سے ختم نہیں ہوتیں، ابھی ان کے بچے آئیں گے، چونکہ قبائلی سسٹم ختم ہو گیا اور وہ مقابلے کے امتحانات میں آئیں گے، ہمارے بچے اچھے اچھے سکولوں میں پڑھتے ہیں، ہمارا علاج بہترین ہے لیکن یہ پہاڑوں میں رہنے والے آج بھی اعلیٰ تعلیم سے محروم ہیں اور یہ جب کمیشن کے امتحان میں آئیں گے (تالیاں) کمیشن کے امتحان میں آئیں گے تو ہمارے بچے ان سے زیادہ نمبر لیں گے اور جب ہمارے بچے زیادہ نمبر لیں گے تو یہ بچے اس سے محروم ہوں گے، ہم خصوصی رعایت کی درخواست کرتے ہیں کہ کمیشن میں بھی ان کے ساتھ کوئی خصوصی رعایت کی جائے اور عام کالجوں میں بھی، (تالیاں) میڈیکل کالجوں میں بھی، انجنیئرنگ کالجوں میں بھی، سب کالجوں میں رعایت کے ساتھ وہاں پر کچھ سیٹس دی جائیں کہ جس طرح قبائل یہاں پر آرہے تھے، انجنیئرنگ میں، میڈیکل میں اور باقی حصوں میں کہ وہ محروم نہ ہوں اور ان کا کوٹہ بحال رکھا جائے، اس وقت اگر یہ اپنے پاؤں پہ کھڑے نہ ہوں، اس وقت تک اس کو بحال رکھیں۔ آج چیف منسٹر صاحب نے بڑی خوبصورت باتیں کیں (مداخلت) شوکت خان! آپ ان کو تھوڑا چھوڑ دیں، پھر گھر میں بات کریں، میں ذرا سا ان کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کیونکہ جس طرح ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا کہ آج کا اجلاس بڑا اہم ہے، ایک نیا آغاز ہے، ایک نئی شروعات ہیں تو ہم چاہیں گے کہ اس کو ہم بڑی خوبصورتی سے آگے لے کر جائیں۔ آج انہوں نے بات کی کہ یہاں پر اگر کوئی ممبر آیا ہے، خواہ وہ پی ٹی آئی کا ہے، خواہ وہ جمعیت العلماء اسلام کا ہے، خوا اے این پی کا ہے، جماعت اسلامی کا ہے، میں اس کو برابر دیکھوں گا، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن جو

35 ممبران اسمبلی ہیں، ہمیں بھی کشمیری نہ سمجھیں، (تالیاں) ہم پاکستانی ہیں، یہ میرے ممبران اسمبلی جو ہیں یہ کشمیر سے تعلق نہیں رکھتے ہیں، نہ مقبوضہ کشمیر سے ہیں، نہ وہاں پر ہندوستان سے تعلق رکھتے ہیں لیکن ہمارے ساتھ جو آپ نے فاصلے رکھے ہیں، اس کو میرے خیال میں آپ کم کریں، اپوزیشن اور حکومت گاڑی کے دو پہیے ہیں، گاڑی اس وقت صحیح چلتی ہے جب اس کا ڈرائیور صحیح سب کو ساتھ لے کر جائے، تو میں چاہوں گا کہ جو بات آپ نے یہاں پر ہمارے نئے ممبران کے حوالے سے کی، وہ بات اگر دوبارہ اور آپ کے پرانے ساتھی ہیں، ان کے بارے میں بھی کہہ دیں تو میرے خیال میں ہم چاہیں گے کہ یہاں پر ابھی انصاف کی حکومت ہے، سب کے ساتھ انصاف ہو رہا ہے، آج یقین کریں کہ یہاں پر جو ہمارے، میں نے ڈپٹی سپیکر صاحب کو صبح فون کیا تو اس نے کہا کہ 234 افراد کی جگہ ہے اور ہم نے 1400 کارڈ، میں نے کہا کہ کچھ لوگ رہ رہے ہیں، ان کے لئے میں نے فون کیا تو میں نے کہا کہ آپ قبائلیوں کو آنے دو، اگر وہ روایت ہم ختم کر کے وہ ہمارے ساتھ سیٹوں پر بیٹھتے ہیں، ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں، اس میں کوئی رکاوٹ آپ نہ ڈالیں، (تالیاں) میں ڈپٹی سپیکر صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے وہ سارے کارڈز جاری کئے اور آج ہماری اسمبلی میں انتہائی حسن ہے، اوپر بھی اور نیچے بھی، میں ایک بار پھر اپنی طرف سے، آپ کی طرف اور حکومت کی طرف سے، اپوزیشن کی طرف سے سب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ آخر میں وزیر اعلیٰ صاحب سے یہی گزارش کروں گا کہ جو میں نے آپ سے ریکویسٹ کی کہ قبائلی علاقوں کے بارے میں بالکل اس طرح عملی جامہ پہنائیں کہ ان کی جو سو سالہ محرومیاں ہیں، اللہ تعالیٰ اس کو ختم کرے اور ہمیں جنگ سے امن کی طرف لے آئے۔ وہ قبائلی علاقہ جات جب ہم Settled area میں تنگ ہوتے تھے تو ہم کبھی شمالی وزیرستان جاتے تھے، کبھی ساؤتھ وزیرستان، کبھی باجوڑ، کبھی لنڈیکوتل اور کبھی پاڑاچنار جاتے تھے تو وہ خوشیاں دوبارہ بحال ہوں، آپس میں ہمارے سب کا آنا جانا ہو۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Thank you, Sir. Now, I request Mr. Anwar Zeb Khan, PK-100, Bajaur-1.

(مداخلت)

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی طریقہ، میں کرتا ہوں، ایک منٹ، میں ایسا کرتا ہوں کہ کشمیر کے اوپر آج ڈیبیٹ بھی ہے، یہ ممبران پہلے تین تین چار چار منٹ بول لیں، پھر ہمارے پارلیمنٹری لیڈر اور اس کے بعد ہم کر لیں گے، سب کو ٹائم دوں گا لیکن پہلے ان کو بھی بولنے دیں، چونکہ ابھی دونوں طرف سے نمائندگی ہو گئی ہے۔

جناب سردار حسین: پارلیمانی لیڈرز بھی ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کرتے ہیں، سارے پارلیمانی لیڈروں کو موقع دیتا ہوں لیکن پہلے ان کو بولنے دے دیں، وہ بار بار چٹ بھیج رہے ہیں، بابک صاحب! آپ کو موقع ملے گا۔

جناب سردار حسین: پہلے آپ ہمیں پارلیمانی لیڈرز کو موقع دیں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: موقع دیں گے نا، آج آپ کا دن تو نہیں ہے، ان کا دن ہے، آپ کے اپوزیشن لیڈر نے بات کر لی ہے، انور زیب خان، اس کے بعد ٹائم دیتا ہوں، بیچ میں سے آپ کو دوں گا، شیر اعظم وزیر صاحب کو بھی دوں گا، سب کو دوں گا لیکن یہ نئے لوگ ہیں، ان کو ذرا آج موقع دے دیں، ذرا فراخدلی کا ثبوت دیں۔

(شور)

جناب سپیکر: انور زیب خان!

سپاس تشکر

جناب انور زیب خان: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اظہار خیال کا موقع دیا، میں تمام ممبران سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آج قبائلی اضلاع کے لئے ایک تاریخی دن ہے، ہمارے ساتھ جتنے بھی ہاؤس کے ممبران ہیں، میں تمام ممبران سے گزارش کرتا ہوں کہ آج ہم مہمان ہیں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: پلیز، ڈیکورم کا خیال رکھیں۔

جناب انور زیب خان: اور مہمانوں کے ساتھ تین دنوں تک گزارا کرتے ہیں تو آج ہمارے ساتھ تھوڑا سا گزارا کر لیں، قبائلیوں کو تاریخ میں پہلی دفعہ صوبائی نمائندگی ملی ہے۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب انور زیب خان: سب سے پہلے میں اپنے رب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس کے فضل و کرم سے قبائلی اضلاع میں صوبائی الیکشن کا انعقاد ہوا جو انتہائی پر امن اور سازگار ماحول میں ہوا۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز، ڈیکورم کا خیال رکھیں۔

جناب انور زیب خان: اور ہمیں کامیابی سے ہمکنار کیا، اس کے بعد میں تمام قبائل کی طرف سے اپنی گورنمنٹ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے قبائل کے ساتھ محبت کا ثبوت دیتے ہوئے بروقت صوبائی الیکشن کا انعقاد کیا (تالیاں) جو ہماری ایک دیرینہ خواہش تھی اور ساتھ ساتھ تمام نومنتخب ایم پی ایز کو مبارک باد کے ساتھ اسمبلی میں آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ جناب سپیکر! یہ دن ہمارے لئے ایک تاریخی دن ہے کیونکہ ہمیں ایک جنگل اور کالے قانون سے نجات ملی ہے اور صوبائی نمائندگی ملی ہے اور ہم اپیل کرتے۔۔۔۔

Mr. Speaker: Paper reading is not allowed, please brief.

دو چار باتیں کر لیں۔

جناب انور زیب خان: اچھا سر،۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاؤس میں Paper reading allowed نہیں ہے۔ جی آپ بات کریں۔

جناب انور زیب خان: سر! میں تمام ہاؤس کا مشکور ہوں، تمام آئے ہوئے ممبران کا مشکور ہوں، جس طرح میں نے بتایا کہ قبائلی تاریخ میں آج تاریخی دن ہے، قبائلی اضلاع میں بہت سارے مسائل ہیں، ادھر تو نہ کوئی روڈ ہے اور نہ صحت کی سہولت موجود ہے، نہ ایجوکیشن ہے، کافی سارے مسائل ہیں لیکن میں ان شاء اللہ اگلی دفعہ ڈیٹیل سے آپ کے سامنے یہ پیش کروں گا، آج صرف میں آپ سے اور سی ایم صاحب سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ لوگوں نے ہم پر اعتماد کیا ہے، اس لئے انہوں نے ہمیں اس ہاؤس میں بھیجا ہے کہ قبائل میں بہت سارے مسائل ہیں، ان مسائل کے حل کے لئے ہمیں ادھر بھیجا ہے، تعلیم کی مد میں بہت سارے مسائل ہیں، میں ابھی خاص کر بارڈر ایریا کا ذکر کرتا ہوں کہ جو افغانستان کے ساتھ بالکل منسلک ہے، میں Election Campaign کے لئے ایک گاؤں میں گیا تھا جس میں ایک پرائمری سکول تھا، اس میں پانچ سو بچے پڑھتے تھے، اس میں ایک ٹیچر تھا، صرف ایک استاد موجود تھا تو پانچ سو بچوں کو ایک ٹیچر کس طرح پڑھائے گا؟ ہماری درخواست ہے کہ قبائلی اضلاع میں بہت سارے مسائل ہیں، ہمارے ساتھ قبائلی عوام کو بہت ساری امیدیں وابستہ ہیں۔ دوسری بات یہ کہ ہماری لیوی فورس جو ہے، پی

ایم صاحب نے باجوڑ کا جو دورہ کیا تھا تو انہوں نے اعلان کروایا، تمام عمائدین کے سامنے اور لیویز اہلکاروں کے سامنے کہ ابھی قبائلی اضلاع کا، ایکس فاٹا کا کے پی اسمبلی میں مرجر ہوا ہے تو ان شاء اللہ جتنے بھی لیویز کے اہلکار ہیں، ہم ان کو پولیس میں Convert کریں گے اور ان کو پولیس مراعات کے مطابق مراعات بھی دیں گے لیکن سر! تقریباً آٹھ دس مہینے گزر گئے، ہمارے جوانوں میں مایوسی پھیل رہی ہے، ابھی تک ان کو پولیس کی مراعات نہیں ملی ہیں، تو میری یہ درخواست ہے، یہ پورے فاٹا کا مسئلہ ہے، پورے قبائلی اضلاع کا مسئلہ ہے، برائے مہربانی اس کا کوئی حل نکالیں۔ باقی ہم ان شاء اللہ آہستہ آہستہ اپنے علاقے کے جتنے بھی مسائل ہیں، وہ بھی پیش کریں گے۔ سب سے پہلے جو ہمارے مسئلے ہیں تو وہ ہسپتال کے ہیں، ہسپتال میں آج کل ہماری جتنی بھی۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو، انور زیب خان۔ باقی پھر ان شاء اللہ نیکسٹ اس میں آپ کو پورا موقع دیا جائے گا، آج تھوڑا Introduction ہو جائے، میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں، چونکہ یہ انیس بیس ایم پی ایز آج موجود ہیں، جو مرجنگ ڈسٹرکٹس سے آئے ہوئے ہیں، نئے لوگ ہیں، میں اس لئے چاہتا ہوں کہ پہلے سارے یہ بات کر لیں اور پھر ہمارے پارلیمنٹری لیڈرز کو بھی میں وہ دیتا ہوں، یہ ان کا جو واک آؤٹ ہے، یہ کوئی Justify نہیں کرتا، بہرکیف میں اسی ترتیب سے چلوں گا، پہلے میں فاٹا کے جو مرجنگ ڈسٹرکٹس کے لوگ ہیں، ان کو موقع دے کر پارلیمنٹری لیڈرز کو اس کے بعد موقع دوں گا۔ شوکت یوسفزئی صاحب! آپ اور لودھی صاحب تشریف لے جائیں اور ان سے بات کریں، ان کو منا کر لے آئیں، جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات): سر! سب سے پہلے میں بھی مبارکباد دیتا ہوں لیکن مجھے آج عجیب سا لگا کہ ہمارے نئے مہمان آئے ہیں، یہ حق بنتا تھا کہ ایک طرف سے جب ایوان کے لیڈر نے سپیچ کی، پھر دوسری طرف اپوزیشن ہوتی ہے، میرے خیال سے یہاں اپوزیشن کو یہ لگ رہا ہے کہ وہ مان نہیں رہے ہیں، پہلے تو یہ فیصلہ ہونا چاہیے کہ اپوزیشن لیڈر کو وہ مانتے ہیں یا نہیں؟ چونکہ یہ بڑا Important issue ہے کہ اس پر اگر سارے لوگ بولیں گے تو ایک ایک ایشو پر بڑا مسئلہ ہوتا ہے، اپوزیشن لیڈر ہوتا ہے، اس لئے کہ وہ ساری اپوزیشن کی نمائندگی کرتا ہے، مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے اس پر Vote of no

confidence ہو گیا ہے، ہم تو چلے جائینگے، ان سے ریکویسٹ کریں گے، یہ جو آج جس طریقے سے سیاست ہوئی ہے، یہ میرے خیال سے قبائلی عوام کی دل آزاری ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: یہ آج مناسب نہیں تھا۔

وزیر اطلاعات: میں ان کی طرف سے قبائیلیوں سے معافی مانگتا ہوں، میں معافی مانگتا ہوں (تالیاں) کم از کم اس پر آج سیاست نہیں ہونی چاہیے، ہم دوبارہ جائینگے، ہم ریکویسٹ کریں گے کہ خدا کے لئے آجائیں، ہماری اپنی سیاست جاری رہے گی، آج قبائلی لوگ ہیں، جو اپنی محرومیوں کی بات کر رہے ہیں، ان کو بولنے دیں، ان کو موقع دیں کہ بولیں، پہلی دفعہ وہ اسمبلی میں آئے ہیں، یہ جو میرے اپوزیشن کے بھائی بیٹھے ہیں، وہ ان کے ساتھ نہیں جاسکے، کم از کم ان کا لحاظ تو رکھ لیتے، بالکل ہم تیار ہیں، آپ جس کو کہیں گے وہ جائینگے، ان کو منا کر لائینگے۔

جناب سپیکر: آپ اور لودھی صاحب چلے جائیں۔

Mr. Speaker: Now, I request, PK-102, Bajawar 3, Mr. Sirajuddin Sahib.

جناب سراج الدین: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر! اور معزز اراکین اسمبلی، السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ آج مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ 72 سال کے بعد ہم پہلی دفعہ اسمبلی میں آئے ہیں، آج جو کچھ ہوا وہ مناسب طریقہ نہیں تھا کیونکہ ہماری 72 سالوں کی محرومیاں آپ لوگوں نے سنی ہیں اور آپ لوگوں نے حل کرنی ہیں، تو برائے مہربانی ہمارے جتنے بھی مسائل ہیں، ہم 72 سال کے بعد اسمبلی کے فلور پر آئے ہیں، ہم نے ان لوگوں کے مسائل کو اجاگر کرنا ہے اور جو مشکلات ہیں ان کو اجاگر کرنا ہے، بڑی بد قسمتی سے آج ہمارے ساتھ وہ کچھ صحیح نہیں ہوا جو پہلا سیشن تھا، اس میں اپوزیشن نے بھی وہ کردار ادا نہیں کیا، ہمارا لحاظ نہیں رکھا، تو یہ مناسب نہیں تھا۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین واپس ایوان میں تشریف لے آئے)

(تالیاں)

جناب سراج الدین: ہم امید کرتے ہیں کہ اگلے سیشن میں ان شاء اللہ یہ قبائیلیوں کی آواز حکومت بھی سنے گی، اپوزیشن بھی سنے گی کیونکہ ہماری محرومیاں اتنی بڑی ہیں کہ 72 سالوں سے ہم پیچھے رہ گئے ہیں، 72 سالوں کے ازالے کیلئے تو یہ نئے 16 اراکین یا 21 اراکین ہیں، ان سے میں بھی التجاء کرتا ہوں کہ ہم

ایک پلیٹ فارم پر، چاہے اپوزیشن ہو چاہے حکومت کے اراکین ہوں، چاہے جس پارٹی سے اس کا تعلق ہو، ہم اس غریب عوام کے لئے کچھ کرنا چاہتے ہیں، جو تکالیف ہماری ہیں 72 سالوں میں ان کو ہم کیسے پورا کریں گے ؟ اگر ایسا رویہ ہے ہمارے معزز اراکین کا، اگر وہ نہیں سنتے تو ہماری مشکلات کو وہ کیسے دور کریں گے ؟ ہماری تمام اراکین اسمبلی سے توقع ہے کہ ان شاء اللہ وہ ہماری آواز کو بھی سنیں گے اور ہمارے ان مسائل کے اوپر غور بھی کریں گے جو ہم کو درپیش ہیں، ہمارا اس وقت امن وامان کا مسئلہ ہے، اس وقت ہمارا ایجوکیشن لیول بالکل نچلی سطح پر ہے، اس وقت ہمارے صحت کے معاملات بالکل خراب ہیں، انفراسٹرکچر سب خراب ہے، کاروبار نہیں ہے، ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ سب ہمارے زخموں پر مرہم رکھتے، ان مسائل کا ازالہ کریں، ہم پھر سے تمام اراکین کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ان سے التجاء کرتے ہیں کہ ہمارے مسائل کے اوپر غور کر لیں اور ہمارے جتنے بھی مسائل ہیں، ان شاء اللہ جو بھی ہم سے ہو گا مدد کریں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> پی کے 103، ممبر 1، مسٹر نثار احمد صاحب ایک منٹ، جی جی لودھی صاحب۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک):</u> جناب سپیکر صاحب! ہم اپوزیشن کے پاس گئے ہیں، ان کے مشکور ہیں کہ وہ آ گئے ہیں، جیسا کہ آپ نے بات کی ہے اور روایت بھی یہی ہے کہ پہلے جو الیکٹ لوگ ہیں وہ بات کرتے ہیں، 'دولہا' پہلے بات کرتا ہے، اس کے بعد آپ لوگ بات کریں گے، آپ نے ٹھیک بات کی لیکن آپ سے ریکویسٹ یہ کرتے ہیں کہ آج کے ایجنڈے کو اور اپوزیشن لیڈر بھی یہ چاہ رہے ہیں، اپوزیشن والے بھی، کہ اس کو ذرا سسپنڈ کر لیتے ہیں، اس کو کل کے لئے ڈیفر کر لیتے ہیں اور آج ان لوگوں کو جو الیکٹ ہوئے، ان کو باتیں کرنے دیں اور پھر یہ پارلیمانی لیڈر جو بھی بات کرنا چاہتا ہے، آج کر لیں، اس خوشی میں کہ آج فاٹا کا مرجر ہوا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> لودھی صاحب! میں نے پہلے یہ کہا تھا کہ میں پارلیمنٹری لیڈرز کو موقع دوں گا، پہلے یہ نئے ہمارے دوست بات کر لیں، اس کے بعد وہ بھی بات کریں گے، میں نے تو پہلے کہا تھا، میں موقع دوں گا لیکن پہلے ان کو ٹائم تو مل جائے نا، یہ پہلی دفعہ اس ہاؤس کی زینت بنے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ ہم کچھ بات کریں تو پہلے ان کو کرنے دیں۔

<u>وزیر خوراک:</u> کل ان شاء اللہ باقی ایجنڈے کو لیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی نثار احمد صاحب۔

(تالیاں)

جناب نثار احمد: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر صاحب، جناب چیف منسٹر صاحب، اپوزیشن لیڈر اکرم درانی صاحب، شیر اعظم صاحب، سردار یوسف صاحب، عنایت اللہ صاحب، سردار حسین صاحب اور تمام محترم ارکین اسمبلی! نیامرج ضلع، ضلع مہمند حلقہ 103 لوئر مہمند اور اپنی پارٹی کے مشران کا بے حد مشکور ہوں۔ جناب سپیکر! یقیناً آج جب میں اس فلور پر بات کروں گا تو سابق فاٹا کے عوام کے لئے ایک تاریخی دن ہوگا کیونکہ آج تاریخ میں پہلی بار ان کو ریاستی باشندہ ہونے کا احساس ہوگا، یہ احساس انہیں یہ Identity ایک ذی شعور انسان کے لئے کتنی اہم ہوتی ہے، اس کا اندازہ آپ کو شاید حالیہ سابق فاٹا کے الیکشن میں عوام کے جوش و جذبے سے اور ماضی میں سابق خیبر پختونخوا میں ضم ہونے پر اور وہاں کے لوگوں کی بے تحاشہ خوشیوں سے بخوبی ہو گیا ہوگا۔ آج کا دن ان کے لئے جہاں ایک طرف سینکڑوں سالوں کی غلامی سے نکل اگر اس ریاست پاکستان کی تعمیر و ترقی میں اپنا بھرپور کردار ادا کرنے کا دن ہے۔۔۔۔

Mr. Speaker: Nisar Sahib, paper reading is not allowed in the House

Extempore بات کریں، پوائنٹ لکھ لیں۔

جناب نثار احمد: سر! مجھے سنیں، میں 72 سالوں کا پیاسا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، پوائنٹس لکھ کر پڑھیں، Paper reading is not allowed، پوائنٹس کے اوپر بات کریں، پوائنٹس نوٹ کریں۔

جناب نثار احمد: اگر پشتو میں اجازت ہے تو پھر میں پشتو میں بات کروں گا۔۔۔۔

جناب سپیکر: پشتو میں کریں، Allowed، پشتو میں کریں، کوئی پابندی نہیں ہے۔

جناب نثار احمد: یہ تو پھر اچھی بات ہے۔ جناب سپیکر! څنګه چې ټولې دنیا ته او ټول پاکستان د دې حقیقت نه خبر دے چې د دهشت ګردئ په جنګ کښې مونږه د ټولو نه زیاتې قربانئ او د سابقه فاټا عوامو ورکړی دی او دغه وینه مونږه د دې خاورې د پاره د دې وطن د پاره توئ کړی ده، جناب سپیکر! په دیکښې زمونږه درې سوؤ نه زیات، درې نیم سوؤ نه زیات هغه مشران زمونږه لاړل چې زمونږه

جرګې به ئے کولې، زمونږه مرکې به ئے کولې، زمونږه روايات به ورسره ژوندی وو، زمونږه په ټوله منطقه کښې به ترې امن خوريدو، هغوی د مينځه لاړل او دغسې په زرګونو خلق مونږه حلال شوی اوليدل او ډير کورونه وران شو. دغسې زمونږه په بچو باندې چې کوم اذيتونه تير شول، تکليفونه تير شول، زه به د کوم کوم قصه کوم خو دا قصه په دے ځائے باندې ختمه نه ده ځکه چې د هغې نه پس کله چې د سيکيورټی فورسز ادارو زمونږه په سابقه قبائلی سيمه باندې اپريشن شروع شو نو چې هغه لږ ډير په کلو کښې پاتې خلق وو، هغوی هم کډې اوکړې او چې کله ئے کډې اوکړې او په اخر کښې بنارونو ته اورسيدل نو بيا هلته هغوی چن چن کر پيدا شو او هلته کښې مړه کړے شو. جناب سپيکر! د ننه پورې مونږه ته دا پته نه لګی چې اخر دا ولې کيږی، دا ولې اوشو او دا به د کومه پورې کيږی؟ جناب سپيکر! د يو ايم پی اے په حيثيت باندې زه سوچ کوم چې د انسانيت سوز واقعاتو چې کوم زما په علاقو کښې شوی دی، د څه وخت د پاره تاسو هم سوچ اوکړئ چې زمونږه د ورنړو، د بچو په ذهنونو باندې به څه تير شوی وی او زمونږه په هغه مائيندو خوئيندو باندې به څه تير شوی وی کوم چې د خپل کور په انګن کښې په درجنونو باندې جنازې مخې ته ايښودې وی.

(تالياں) جناب سپيکر! زه د يو عاجز ممبر په حيثيت دا عهد کوم چې زه د باچا خان پيروکار او د ضلع مهمند د نمائنده په حيثيت باندې به د خپل عمر ټوله حصه د دغه مرحم ايښودلو د پاره او د دغه زخمونو باندې مرحم ايښودلو د پاره به زه خپل ټول عمر تيروم او که ماته په هغې کښې هر قيمت پريوځی زه به هغه قيمت باندې ځان پورا کوم خو زه به شاته نه ځم *(تالياں)* دغسې د ټول ايوان نه دا توقع لرم چې مونږه په دغه زخمونو باندې تاسو مونږ سره مرحم پټئ ايښودو د پاره نن عهد اوکړئ *(تالياں)* جناب سپيکر! په هره ضلع کښې مونږ ته يو ډيويلپمنټل اتهارټی اداره جوړه کړئ چې هغې کښې خلق په نوی دغه باندې، که چرې هاؤسنګ سکيم جوړ کړئ چې خلق نه صرف هلته د پرائيويټ سيکټر نه راشی، هلته چې دے تاسو فی الفور ګيس او بجلی هم ورکړئ او نه صرف هلته هسپتالونه، تعليمی ادارې پرائيوټ راشی، بلکه هغه خلقو ته به روزګار هم

ملاؤ شی۔ سابقه د فاټا اضلاع چې دی، د دې خائسته والے د چا نه پټ نه دے، د دې جنت نظیر خطې نه چې په دوزخ کښې بدله شوې وه، دا اوس هلته په ژوند کښې د رنگ راوستو د پاره، هلته په نوی سائنسی بنیادونو باندې آباد کاری پکار ده چې هلته رونق راشی او هلته خلقو ته په دیکښې روزگار ملاؤ شی۔ جناب سپیکر! زمونږ په ضلعو کښې قدرتی معدنیات چې کوم دی، د هغې نه مالا مال دی خو افسوس چې زما پرې پخپله اختیار نشته، هغې باندې د بل اختیار دے، زما ځوانان د عربو په ملکونو کښې د ځوانئ په عمر کښې مزدورو له لاړ شی، د بوډاتوپ په عمر کښې د هغوی لاسونه خپلو قبرستان ته واپس را اوړو، زما که په عربو کښې تیل دی نو ما سره داسې معدنیات دی چې د هغې نه ډیر قیمتی دی خو بیا هم زما دا ټول ایوان تاسو ته اپیل کوی چې دغه خلق په دې معدنیاتو کښې شیئر هولډر کړئ، لکه څنگه چې کرک ته رائیلټی ملاویږی، دغسې زما د نوی اضلاع خلقو ته هم دا رائیلټی کښې شامل کړئ۔۔۔۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Nisar Sahib, conclude please.

جناب نثار احمد: یو څو پوائنټس پلیز، څنگه چې تاسو ته پته ده چې مهمند ایجنسی د افغانستان سره یو باډر لری، هلته یو انټرنیشنل روټ دے، هلته د یو انټرنیشنل کونسل باډر دے، کونسل دے، پکار دا ده چې دغه کهلاؤ کړے شی، دې سره به زما د علاقو خلقو ته روزگار هم ملاؤ شی او دې سره به زما صوبې ته به ریونیو هم راشی۔ (تالیاں) زما مونډا ډیم چې اوس په جوړیدو کښې دے خو د اوسه پورې د حکومت د طرف نه زما مهمند قوم ته په هغې کښې هیڅ څه Facilities نه دی ورکړی شوی، Even دې پورې چې زما لیبر سره چې وعده شوې وه چې دیکښې به خپل لوکل لیبر بهرتی کیږی، هغه لوکل لیبر هم پکښې چا نه دې پریښودی، لهذا زما خواست دے چې حکومت دې د دې د پاره واضحه پالیسی جوړه کړی او په هغه علاقه کښې دې انډسټریل زون او د بجلئ دې عوامو له شراکت داری ورکړی ځکه چې دا د هغوی حق دے، د هغوی په زمکه کښې جوړیږی او بل د هغوئ د زمکې قیمت ډیر کم لیکلے شوے دے، هغه قیمت

دې بړهاؤ کړے شی۔ (تالیاں) جناب سپیکرا حال کښې چې کوم حکومت۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> Concludeکریں،پلیز۔

<u>جناب نثار احمد:</u> په معدنیاتو باندې ئے چې کوم ټیکس لګولې دے، د دې مطلب صرف دا دے چې زما په وطن کښې چې څومره لږ ډیر سرمایه دار راغلی وو او هغوی اوتښتی، هغوی د دې ځائے نه لاړ شی۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: Nisar Sahib, Conclude please.

<u>جناب نثار احمد:</u> ځکه چې په دې باندې دې حکومت نظرثانی اوکړی، یو پوائنټ جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> آج صرفIntroductionہے۔

<u>جناب نثار احمد:</u> یو پوائنټ، دوه پوائنټ جی، فاټا سیکرټریټ کښې چې کوم د اربونو ډالره د قبائلی علاقو د تعمیر و ترقئ د پاره ورکړی شوی وی، هغه رقم د عوامو په ځائې باندې په افسر شاهی باندې خرچ شوے دے، لهذا هغې د پاره دې یو آزاد کمیشن جوړ کړے شی چې هغې باندې هغوی نه هغه پیسې وصول شی او غریبو او د دغه نوې ضلعو په عوامو باندې اولګی۔ (تالیاں) نوی ضم شوې علاقو کښې چې کوم روډونه جوړ دی او کومې زمکې چې نیولې شوی دی، د هغې Compensation ته دې په مالکانه حقوقو باندې د ورکړے شی، خپلې پیسې دې ورکړے شی او هغه کورونه چې کوم په جنګ کښې وران شوی وو، هغه چې کوم زمونږه کورونه مسمار شوی دی، لهذا د هغه کورونو د پاره دې هغه جنګ زده علاقه قرار شی او هغې له دې Compensation زر تر زره ورکړے شی، زما جی یو۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you Nisar Ahmad Khan Sahib, you have taken a lot of time, a lot of people…..

<u>جناب نثار احمد:</u> یو دوه منټه راکړئ جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں،آپ کوایک منٹ،Only one minute۔

جناب نثار احمد: د بلاک شناختی کارډونو مسئله چې ده او په ضلعو کښې د پاسپورټ چې کوم آفسز دی، دا حل طلب دی، پکار ده چې هم هغه بلاک کارډونه کهلاؤ شی، زه پرې هیڅ روزګار نه شم کولے، هیڅ سفر نه شم کولے، Even حج له هم نه شم تلے ځکه چې زما کارډونه په لکهونو زرګونو بلاک دی، زه تاسو ته صرف اپیل کوم چې که ټول ایوان مونږه نن وعده اوکړو او د دغه نوی مرج شوی ضلعو سره مرسته اوکړو، دوئ سره شانه بشانه لاړ شو نو زه باجوړ، مهمند، خیبر، اورکزئ، کرم، نارتھ وزیرستان، ساوتھ وزیرستان، ایف آر، دا ټولې ضلعې چې خوشحاله وی، دا د پاکستان د امن د خوشحالئ ضمانت دے۔ پاکستان زنده باد، باچا خان پائنده باد۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: پی کے 106، خیبر2، مسٹر بلال آفریدی۔

(تالیاں)

Mr. Bilawal Afridi: Thank you honourable Speaker, Members of Parliament and my colleagues. As we know that today is a historical day, not only for the tribal people, not only for the Khyber Pakhtunkhwa, but for whole Pakistan, so, we should be on one page, let the House go on positive way, we should not talk negatively.Today is a happy day and we should stay happy today and I appreciate once again government, opposition benches, all of them and my special salam to the people of tribal, who have been here and listening to me.

(Applause)

جناب سپیکر! آج میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں، آج میں اپنے ٹرائبل کے اور ایکس فاٹا کے عوام کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جس جذبے سے وہ آج نکلے ہیں اور یہ ثابت کرایا کہ ہم پرامن لوگ ہیں، ہم امن چاہتے ہیں، ہم امن سے رہنا چاہتے ہیں، ہمیں بندوق کی جگہ قلم دیا جائے تاکہ ہم بھی پڑھے لکھے نوجوان بنیں، ہم بھی اس پاکستان کی مدد کریں، ہم بھی اس پاکستان کا حصہ بنیں، ہم بھی اس پاکستان کو اٹھائیں، ہم بھی پاکستان کا حصہ بنیں۔ (تالیاں) جناب سپیکر! میں آج یہ محسوس کر رہا ہوں جیسا کہ میں 1947 کی پارلیمنٹ میں آکر یہاں پہ آپ لوگوں سے خطاب کر رہا ہوں جو کہ قائداعظمؒ کا پاکستان تھا، ابھی

بھی ہے، مجھے جس طرح قائد اعظم محمد علی جناح کہتے ہیں کہ میں ویران پاکستان کے حوالے سے پارلیمنٹ میں آیا ہوں، میں اپنے ویران پاکستان کے حوالے سے اپنے عوام کو بتانا چاہتا ہوں، اس طرح میں ایک ویران قبائلی پسماندہ علاقے سے آیا ہوں، میں اپنے پاکستانی عوام کو پسماندگی بتانا چاہتا ہوں کہ ہمیں ترقی دو، ہمیں آگے لے کے چلو، اپنے ساتھ جس طرح باقی صوبے ہیں، اسی طرح ہمیں بھی حق دیا جائے، اسی طرح ہمارے بھی رائٹس ہیں، آپ لوگوں کے ساتھ ہمارے بھی حقوق ہیں، آپ لوگ وہی حقوق ہمیں دے دیں، سپیشلی ہم جیسے نوجوانوں پر اللہ کا کرم ہے، میں اپنے لیڈر الحاج شاجی گل آفریدی صاحب کا جس نے مرجر کیا، جنہوں نے (تالیاں) جنہوں نے سب پولیٹیکل پارٹیوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا، باقی سٹیک ہولڈرز کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا، اللہ کے کرم سے میں اپنے لیڈر پر فخر کرتا ہوں کہ آج انہوں نے تکمیل پاکستان کر کے دکھایا۔ میں اپنی پولیٹیکل پارٹیز سے یہ ریکویسٹ بھی کرنا چاہتا ہوں کہ آج ہم ایکس فاٹا کے جتنے بھی عوام آچکے ہیں، یہ سارے سن رہے ہیں، یہ میں پارلیمنٹ سے اور معزز ممبران سے کہنا چاہتا ہوں کہ آپ ایک فاٹا پہ سیاست نہ کریں، آپ ایک فاٹا پہ سیاست نہ کریں، آئیں مل کے چلیں، اس ایکس فاٹا کو ترقی دیں، اس دفعہ فاٹا کو ایک خوشحال قوم بنا سکیں، آئیں اس فاٹا کو لے کے چلیں (تالیاں) میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ ہم قبائلی عوام 72 سالوں سے آپ کو ٹیکس دے رہے ہیں، وہ کس بنیاد پہ؟ جب قبائلی میرے بھائی گاڑی لیتے ہیں تو گاڑی کی رجسٹریشن کہاں پہ ہوتی ہے؟ وہ خیبر پختونخوا میں، لیکن ہمیں اس کا فائدہ کچھ بھی نہیں ملا، اسی طرح ہم کسی ریسٹورنٹ میں جاتے ہیں، کھانا کھاتے ہیں، ہم 17 پرسنٹ ٹیکس دیتے ہیں، اس کا بھی کوئی فائدہ قبائلیوں کو نہیں ملا، وہ پیسہ ہم پر نہیں لگ رہا ہے، ہم تو Already tax payer لوگ ہیں لیکن پھر بھی ہمارے ساتھ یہ ظلم زیادتی 72 سالوں سے چل رہی ہے۔ (تالیاں) یہ میں ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ اس غلطی کو دوبارہ آپ Repeat نہ کریں، میں گورنمنٹ کے بنچز سے بھی اپیل کرتا ہوں، اپوزیشن کے بنچز سے بھی اپیل کرتا ہوں، اسی طرح الیکٹریسٹی جو ہمیں Provide کر رہے ہیں، آپ لوگوں کو Provide کر رہے ہیں، 24 hours میں آپ لوگ ہمیں صرف دو تین گھنٹے بجلی Provide کر رہے ہیں، یہ کہاں کی انصاف ہے؟ یہ دیکھیں کہ آپ جب ہمیں این ایف سی ایوارڈ کا حصہ دیا جا رہا تھا، اس سے پہلے ہمیں ہمارے Electricity bill deduct کئے جاتے تھے، یہ ظلم تو ہم برداشت نہیں کریں گے، جناب سپیکر! میں مرجر کے کچھ فوائد بیان

کرنا چاہتا ہوں، یہاں پہ مرجر کا سب سے اہم اور سب سے ضروری جو فائدہ ہے، وہ خیبر پختونخوا کو ہے، وہ یہ کہ جو بارڈر ہے وہ Internationally recognize ہو گیا ہے، آئیں اس بارڈر کو ہم ترجیح دیں اور انٹرنیشنل بارڈر سے ہم سنٹرل ایشیاء اور European countries تک اپنا ٹریڈ شروع کریں جس سے ہمارے قبائلی نوجوان کی بے روزگاری ختم ہو جائے گی، جس سے اب ہماری انکم آئے گی، ہمارے عوام پہ لگے گی، ہمارے غریب عوام پہ لگے گی۔ جناب سپیکر! اس کے بعد میں آتا ہوں کہ کمیونیکیشن ہماری جو ہے وہ Develop ہو جائے گی، یہ بارڈر سے میں آپ کو Example دوں گا، یہ تو ہم نے کیا تھا، شیر شاہ سوری صاحب نے کیا تھا لیکن Unfortunately آپ اس چیز کو European copy کر رہے ہیں، European ابھی کہاں پہنچ گئے ہیں اور ہم ابھی بھی کہاں پہ اپنی فارن پالیسیوں کے Failure کی وجہ سے ہم یہ نقصان بھگت رہے ہیں جو کہ بالکل ناانصافی ہے۔

Mr. Speaker: Try to windup, please.

جناب بلاول آفریدی: سر، دو منٹ دے دیں، پلیز دو منٹ۔ سر، میں آخر میں یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ فارن پالیسی کی بات بھی آ گئی ہے، کشمیر ہماری رگوں میں ہے، کشمیر ہمارا ہی حصہ ہے اور کشمیر پاکستان کا ہی حصہ رہے گا، (تالیاں) ہماری جو فارن پالیسی فیل ہو چکی ہے، وہ میں بتانا چاہتا ہوں، سارک آرگنائزیشن اگر آپ لوگوں کو اس کے حوالے سے نالج ہو، South Asian Association for Regional Cooperation جو آرگنائزیشن ہے، اس میں دیکھیں، کیا اس دن ہمارے ساتھ اب سری لنکا اور نیپال جیسے ملک بھی بائیکاٹ کر کے انڈیا کے ساتھ نکل جاتے ہیں، کشمیر ہمارا Failure ہے، میں آپ لوگوں سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں، ہماری آپ لوگوں کو جہاں بھی ضرورت پڑے گی، فارن پالیسی میں ہم شانہ بشانہ اپنے ملک کے ساتھ کھڑے ہیں، کشمیر کے ساتھ کھڑے ہیں، کشمیری عوام کے ساتھ کھڑے ہیں، میں آخر میں پشتو میں کچھ کہنا چاہتا ہوں، قبائلی عوام جو یہاں پہ آئیں ہیں۔ سپیشلی زه ستاسو د ټولو ډیره شکریه ادا کوم، هر کله راشئ، زه تاسوته د دې اسمبلئ نه مبارکباد وایم چې نن زمونږه د ترقئ کولو پهلا ورځ ده، ان شاءالله تعالیٰ چې کوم منتخب ممبران دی، دا به په یو پیج وی، تاسو د پاره او ستاسو د قبائلی عوامو د پاره، د قبائلی حلقو د پاره چې د هغوی ټول حقونه مونږه واخلو، کوم چې د نور پاکستان حق دے۔ والسلام، ډیره مننه۔

Mr. Speaker: Thank you very much, Mr. Bilawal Afridi PK-115. Ex Frontier Region, Muhammad Shoaib Sahib.

(تالیاں)

جناب سپیکر: میں پہلے ہر پارٹی سے ایک ایک بندہ لے رہا ہوں، اس کے بعد باقی کو بھی موقع دوں گا۔ جی شعیب صاحب، شعیب صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب محمد شعیب: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيمِ۔ شروع کوم د هغه ذات نه۔۔۔۔

جناب سپیکر: شعیب صاحب! میں صرف ایک ریکویسٹ کر دوں، اس سے پہلے کہ آپ Because time is very short، آج جو ہے یہ ایک قسم کی Introductive session ہے اور آگے کل اجلاس ہے، پرسوں، ترسوں آپ کو ڈیٹیل میں جانے کے لئے بھرپور موقع ملے گا، آج کوشش کریں کہ اپنے علاقے کے کچھ پوائنٹس آپ ہیٹ کر لیں تاکہ سب کو ٹائم بھی مل جائے، پھر پارلیمنٹری لیڈرز بھی بات کر لیں اور میری بڑی خواہش ہے کہ ہم ہر صورت میں کشمیر کے اوپر آج ریزولیوشن پاس کریں اور وہ بھی ضرور ہونا چاہیے، It's a burning issue، ہمارے یہ نئے دوست زیادہ ٹائم لے رہے ہیں، I will request, to please precise کریں۔

جناب محمد شعیب: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيمِ۔ شروع کوم د هغه ذات نه چې هغه خالق دے ، مالک دے ، رازق دے۔ زه محمد شعیب PK-115 شکریه ادا کوم چې تاسو ماله د دې پلیټ فارم نه د خبرو موقع راکړه، زه شکریه ادا کوم د خپل قائد د جمعیت العلماء اسلام د مولانا فضل الرحمان صاحب چې هغوی ماله ټکټ راکړو، (تالیاں) هغوی ماله د جمعیت العلماء اسلام ټکټ راکړو او د خپلې علاقې نمائندګی او د دې علاقې نمائندګئ سره زه لاړم۔ د خپلې علاقې د خلقو زه شکریه ادا کوم، زه شکریه د هغه خلقو ادا کوم چې زما په علاقه کښې سپینږیری دی، مشران، کشران او د جمعیت العلماء اسلام علماء کرام، مفتیانو صاحبانو هم شکریه ادا کوم ځکه چې هغوی که ووټ ماله نه وې راکړے نو نن به ما د دې پلیټ فارم نه خبرې نه کولې، زه د هغوی شکریه هم ادا کوم او زه بالخصوص د سابقه پارلیمنټرین، سینیټر حاجی نوشیر آفریدی هم

شکریه ادا کوم چې ده ماله د علاقې مشری را کړه او زه لګیا یم د دې پلیټ فارم نه خبرې کوم۔ (تالیاں) جناب سپیکر! تاسو ته به دا پته وی چې په ټولو قبائلو کښې ایکس ایف آر 115 دا د رقبې لحاظ سره ډیره لویه ده، د ایف آر پشاور د نظام پور نه واخله تر د ډی آئی خان د ژوب بلوچستان پورې دا بارډر لګیدلے دے او درې میاشتې ما Campaign اوکړو او دې علاقې باندې زه اوګرځیدم۔ په دومره جدید دور کښې دا علاقه د اوبو نه محرومه ده، د سکولونو نه کهنډرات جوړ شوی دی، د ایجوکیشن برا حال دے، د صحت حوالې سره چې خدا نه خواسته یو مریض بیمار شی، هسپتال ته راتلو کښې درې ګهنټې لګی او هر ځائې کښې چې کوم دے نو پریشانی ده، زه چې کوم دے، د هغې پورې به د علاقې خدمت کوم، په څلورو کالو کښې چې تر څو پورې د دوئ حق ما د دې صوبې نه وی رااوړے او خپل ایف آر له مو نه وی رسولے ان شاءالله۔ جناب سپیکر! د فاټا انضمام باره کښې زه یو خبره کوم چې د غه ستاسو په سیټ باندې اسد قیصر صاحب ناست وو، 27 مئی باندې دوه درې ورځې پاتې وی، ستاسو اسمبلی تحلیل کیده او تاسو په مونږه باندې د فاټا انضمام مسلط کړو، په دې حالاتو کښې د فاټا PK-115 نه الیکشن کول دا زما د پاره ډیره سخته فیصله وه، چونکه ما د خپلې علاقې عوامو ته اووئیل چې ان شاءالله تعالیٰ کله چې زه خلف واخلم، زه به د خپلې صوبې، د نوی صوبې د قبائلستان تحریک چلوم ان شاءالله تعالیٰ (تالیاں) زه دې خپلو نورو کولیګز له هم دا پیغام ورکوم چې د خپلې صوبې د قبائلستان تحریک به چلوؤ او تر هغې پورې به ئے چلوؤ چې تر څو پورې مونږ ته خپله صوبه نه وی ملاؤ شوې، (تالیاں) زه سی ایم صاحب ته دا خبره کوم، سپیکر صاحب، سی ایم صاحب ته اووائیلی چې ماته مخاطب شئ، سی ایم ستاسو د قبائلو باره کښې او د کشمیر خبره مو اوکړه، دا حقیقت دے که د کشمیر په حواله وی او که د علاقې د بارډر په حواله وی، زمونږه مشرانو چې کوم دے، ملک طبقه بغیر د تنخواه ټوپکې راغستې دی او د دې بارډر چوکیداری ئے کړې ده، نن سبا د کشمیر په حواله یو خبره کوم، سی ایم صاحب دې زما دا خبره واؤری۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاؤس میں پلیز ڈیکورم رکھیں۔

جناب محمد شعیب: سی ایم صاحب، د کشمیر باره کبنې دا یو خبره کوم، مونږ بغیر د تنخواه د قبائلو چې ځومره بارډرې دی، د هغې دفاع مونږه کړې ده، بغیر د تنخواه او د کشمیر حواله کبنې به کمزورې خبره نه کوئ، دې پیره که مونږه قبائلو ټوپک راواغستلو، دا جنګ کشمیر خو هسې زمونږه خپله علاقه ده، دا جنګ به په نیو دهلی کبنې مونږه ختموؤ ان شاءالله تعالیٰ، (تالیاں) دا جنګ به په نیو دهلی کبنې ختمیږی۔ جناب سپیکر صاحب! ستاسو ډیره ډیره شکریه، دا چې کوم منتخب شوی خلق دی، الله دې دوئ له د برے ورکړی او مونږ له دې الله د قوم د خدمت موقع راکړی۔ تهینک یو سر۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Thank you, Ms Anita Masaood Sahiba, please open mike.

محترمہ انیتا محسود: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! آنریبل چیف منسٹر محمود خان صاحب، اراکین اسمبلی، لیڈر آف دی ہاؤس، اسلام علیکم۔ سب سے پہلے میں اپنی پارٹی لیڈر شپ اور اپنے چیئرمین، پرائم منسٹر عمران خان صاحب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں کہ ان کی ذاتی دلچسپی اور پاک فوج کے تعاون سے فاٹا میں پرامن، صاف اور شفاف قسم کے الیکشنز منعقد ہوئے، اللہ کا شکر ہے کہ آج قبائلی اضلاع سے منتخب نمائندے اس اسمبلی میں موجود ہیں۔ قبائلی عوام ایک مدت سے اس دن کا انتظار کر رہے تھے کہ کب ان کے نمائندے اسمبلی کے فلور پر ان کے لئے قانون سازی کر سکیں گے اور ان کی آواز اٹھا سکیں گے؟ جناب سپیکر! میں شکریہ ادا کرتی ہوں ان تمام پولیٹیکل پارٹیز کا، جنہوں نے فاٹا مرجر میں اپنا رول ادا کیا ورنہ گزشتہ 72 سالوں سے فاٹا کے عوام ایک Draconian law کے تحت اپنی زندگی بسر کر رہے تھے جسے ہم انگریزی میں کالا قانون کہتے ہیں، جس میں ہمیں Fundamental rights تک بھی حاصل نہیں تھے۔ بیشک آج ایک تاریخ ساز اسمبلی ہے اور تاریخ ساز دن ہے کہ آج فاٹا کے منتخب نمائندے اسمبلی میں اپنی قانون سازی کر سکتے ہیں، فاٹا سے سپیشلی میں یہ کہوں گی کہ یہ اس لئے بھی قانون ساز اسمبلی ہے کہ آج فاٹا سے، جب سے پاکستان بنا ہے، نیشنل اسمبلی اور سینٹ میں ہمارے بھائیوں کی نمائندگی ہمیشہ ہوتی رہی، یہ صحیح ہے کہ وہ قانون سازی فاٹا کے لئے نہیں کر سکتے تھے لیکن بے حد افسوس کے ساتھ

میں اپنے ان مشران سے گلہ بھی رکھتی ہوں کہ انہوں نے قبائلی خواتین کے لئے بھی کوئی ایسا کام نہیں کیا جس میں وہ دوسرے صوبوں کے برابر اپنے آپ کو سمجھ سکتیں، بلکہ قبائلی خواتین جس قدر محرومی کی زندگی گزار رہی ہیں اس طرح پاکستان کے دوسرے علاقوں کی خواتین نہیں ہیں۔ جناب سپیکر! فاٹا میں الیکشن آسان ٹاسک نہیں تھا، پورا علاقہ دہشت گردی کی لپیٹ میں تھا، سہولیات نہ ہونے کے برابر، انفراسٹرکچر نہ ہونے کے برابر لیکن ان مشکل حالات میں بھی چیئرمین عمران خان صاحب، چیف منسٹر محمود خان صاحب کو میں یہ خراج تحسین پیش کروں گی کہ ان کے ایک Bold step سے اور ذاتی انٹرسٹ سے فاٹا میں الیکشن کا فیصلہ کیا گیا، ان سب مشکل حالات میں پاک فوج نے بے تحاشا قربانیاں دیں، فاٹا کے امن کے لئے بیش بہا نوجوانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ یہاں پر اپنی فوج کو خراج تحسین پیش کئے بغیر میں سمجھتی ہوں کہ میری یہ سپیچ، یہ بات ادھوری ہے-----

<u>Mr. Speaker</u>: Try to windup, please.

<u>محترمہ انیتا محسود</u>: جناب سپیکر! میں اپنے تمام اراکین پارلیمنٹ سے یہ ریکویسٹ کرتی ہوں، ایک مؤدبانہ ریکویسٹ کرتی ہوں کہ فاٹا کے لوگ بہت مایوسی کے شکار تھے اور غربت کی اس لکیر سے بھی نیچے زندگی بسر کر رہے تھے جس کی مثال ہم لیبیا جیسے ملکوں اور دوسری Countries کی دیتے ہیں، وہاں کوئی انفراسٹرکچر نہیں ہے، ان لوگوں کی نظریں آج اپنے ان نمائندوں، ہماری حکومت اور تمام لیڈران کی طرف ہیں کہ شاید جیسے قران پاک میں ہے کہ ہر مشکل کے بعد آسانی آتی ہے، بیشک ہر مشکل کے بعد آسانی آتی ہے اور ہم قبائل بھی اس امید پر اپنے تمام اپوزیشن لیڈرز سے، تمام اپوزیشن اراکین سے، تمام حکومتی اراکین سے یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ فاٹا کے لئے یک زبان ہو کر آواز بھی اٹھائیں، ان کی خوشحالی اور ترقی کے لئے کردار ادا کریں، ایک مثبت رول ادا کریں۔ جناب سپیکر! فاٹا ایک جنت نظیر علاقہ ہے، وہاں پر ٹورازم کے بہت سے مواقع موجود ہیں، ہمارے ہاں ٹورازم کو Promote کرنا چاہیے، اس کو ہر ڈسٹرکٹ تک لے کر جانا چاہئیے، اس سے وہاں کے لوگوں کی ایک انکم Generate ہو گی اور وہ لوگ خوشحالی کی زندگی بسر کر سکیں گے۔ جناب سپیکر! میں یہاں پر، میرے چیئرمین عمران خان صاحب کی سیاست سے ایک ہی پوائنٹ ہوتا تھا کہ کرپشن سے پاک پارلیمنٹ، کرپشن سے پاک ادارے اور میں سیاست میں کرپشن کو غلاظت سمجھتی ہوں-----

<u>Mr. Speaker</u>: Windup please, time is short. ابھی بہت سے ایم پی ایز رہتے ہیں۔

محترمہ انیتا محسود: سر! میری بڑی ریکویسٹ ہو گی کہ آج فاٹا سے پہلی بار فیمیل کی نمائندگی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو ہم روز موقع دیں گے۔

محترمہ انیتا محسود: آپ مجھے تھوڑا سا، As compared to the others Members آپ مجھے کچھ منٹ تھوڑا زیادہ Provide کریں، I will be very thankful to you۔ جناب سپیکر! میرے سیاست کے اصول اور میرے چیئرمین عمران خان کی تجویز کردہ 'ریاست مدینہ' شروع اور اس پر ختم ہوتی ہے جہاں پر بلا امتیاز امیر و غریب ایک ہوں، جہاں پر انصاف سب کے لئے یکساں ہو، آج کل کشمیر کا ایشو ایک بہت بڑا ایشو بن کر ابھرا ہے، یہ سب میں سمجھتی ہوں کہ عمران خان صاحب کی مدبرانہ صلاحیتوں کی وجہ سے آج ایک انٹرنیشنل ایشو ہے اور کل فرانس میں خود مودی نے اس چیز کا اقرار کیا کہ یہ دو ملکوں کا باہمی مسئلہ ہے۔ جناب سپیکر! میں تھوڑا سا ہسٹری میں جانا چاہوں گی کہ 1947 میں جب کشمیریوں نے قبائلیوں کو اپنی مدد کے لئے آواز دی تو میرے قبائلی مشران نے وہاں پر صف اول میں جا کر وہ جنگ لڑی جس کی شکل میں آج آزاد کشمیر ہمارے پاس ہے، میں بڑے فخر سے بھی کہتی ہوں کہ میں اس انسان کی نواسی ہوں جسے فخر کشمیر کا لقب بھی ملا، آج کشمیری بہن بھائیوں کو جب بھی ہماری ضرورت ہو، ہم ایک آواز کی دوری پر ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس کافی ہو گیا۔

محترمہ انیتا محسود: جناب سپیکر! میں زیادہ ٹائم نہیں لوں گی، I know کہ آپ مجھے نوٹس کر رہے ہیں کہ میں کتنی دیر میں اس کو وائنڈ اپ کرتی ہوں But let me give some, a couple minutes; I want to windup these things، فاٹا خواتین کی میں یہاں بات کرنا چاہوں گی کیونکہ میری نمائندگی یہاں پر خواتین کے لئے ہے، میری Inspiration بھی فاٹا پالیٹیکس میں آنے کی اور فاٹا کی خواتین کی محرومیوں کے لئے آواز اٹھانا، ان کے لئے کچھ کرنا ہے، میں یہاں پر Again لیڈرشپ کا، چیئرمین عمران خان صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ ان کی ذاتی دلچسپی سے آج فاٹا کی اور ان شاء اللہ Coming days میں چار منتخب ایم پی ایز موجود ہوں گی، میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے کہ محسود قبیلے سے میں پہلی بہن بیٹھی ہوں جس سے میری پارٹی نے پارلیمنٹ میں یہاں تک مجھ پر اعتبار کر کے پہنچایا۔ جناب سپیکر! جس دن سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نیچے والی گیلریز میں دروازوں پر یہ لوگ کھڑے ہیں، پلیز اپنی سیٹوں پر بیٹھیں یا ہال سے باہر تشریف لے جائیں، Disturbance ہو رہی ہے، باہر سے وہ آوازیں آ رہی ہیں، پلیز، لابی سے آگے یا لابی کے اندر جائیں یا ہاؤس کے اندر آئیں اور جو غیر متعلقہ لوگ ہیں، وہ سیٹوں پر بیٹھیں یا ہاؤس سے باہر چلے جائیں، پلیز ڈیکورم کا خیال رکھیں۔

محترمہ انیتا محسود: جناب سپیکر! جس دن سے پورے قبائل کی خواتین میں یہ سیلیکٹ ہو کر ہم ایم پی ایز یہاں پر آئی ہیں تو پورے قبائلی علاقوں کی خواتین میں خوشی کی لہر دوڑی ہے، مجھے ذاتی طور پر بہت سی خواتین کے ٹیلیفون، پرسنل ملاقاتیں اور ان کی ایک امید جاگی ہے جسے دیکھ کر میں بے انتہا خوش بھی ہوں اور اپنے اوپر بے انتہا ذمہ داری بھی سمجھتی ہوں کہ ان کے لئے میں کچھ کر سکوں۔ قبائلی اضلاع میں سب سے زیادہ متاثر ہونے والے No doubt کہ تمام قبائل نے بہت سفر کیا لیکن اس کا بھی In direct impact میری قبائلی ماؤں، بہنوں نے جھیلا ہے، جس طرح میری ماؤں، بہنوں نے قربانیاں دی ہیں اس کی مثال کہیں بھی آپ کو نہیں ملے گی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کشمیر کا یہ الگ ٹاپک ہے، آپ کا Introduction ہو گیا۔ تھینک یو ویری مچ۔

Muhtarama Anita Masaood: Sir, just one minute.

جناب سپیکر: میرے پاس بہت سے مقرر ہیں، دیکھیں اب بہت سے لوگ رہتے ہیں، You have introduced yourself, that is sufficient for to day; and when we start the topic discussion on Kashmir, at that moment I will again invite you to discuss on that topic, right، ایک منٹ اور لے لیں، پلیز۔

محترمہ انیتا محسود: تھینک یو۔ میں گورنمنٹ سے اپیل کرونگی کہ فاٹا کی خواتین کی فلاح و بہبود اور ترقی و خوشحالی کے لئے قومی سطح پر بلا امتیاز کام کئے جائیں، ان کے لئے Priority basis کے اوپر پراجیکٹ بنائے جائیں تاکہ فاٹا کی خواتین کا معیار زندگی بلند ہو اور وہ تمام دوسرے صوبوں کی طرح مختلف جو بھی ادارے ہیں، کام ہے، جس میں کام کرنا چاہیں، اس میں میں اپنا رول ادا کر سکیں۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Thank you very much. Naeema Kishwar Sahiba, please address.

محترمہ نعیمہ کشور خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے میں اپنے قائد جمیعت مولانا فضل الرحمان صاحب کا، جے یو آئی کے تمام قائدین کا، تمام کارکنوں کا شکریہ ادا کرتی

ہوں کہ جنہوں نے مجھے ایک بار پھر موقع دیااور امید رکھوں گی، دعا بھی ہو گی کہ جو انہوں نے یہ ذمہ داری دی ہے، اس کو احسن طریقے سے پوری کر سکوں۔ میں تمام نئے ممبران کو مبارکباد دیتی ہوں اور شکریہ ادا کروں گی، خاص کر اپوزیشن کا کیونکہ سابق فاٹا کے اراکین کے لئے ان کو ریکوزیشن کرنا پڑی، تب ہمیں اوتھ کا موقع ملا، تو پہلے دن سے ہمیں یہ نظر آرہا ہے، اس لئے میں اپوزیشن کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے ریکوزیشن کی، کیونکہ ہم جب آئے ہیں تو ہم پر آئین کے وہ 21 دن بھی لاگو نہیں ہوتے، جس کے لئے ضروری ہے کہ اجلاس بلا کے ان سے اوتھ لیا جائے، اگر فاٹا کے اراکین کے لئے نہیں تو کم از کم کشمیر کے لئے یہ اجلاس بلایا جاتا، تب بھی اچھا ہوتا، (تالیاں) اور میں آج یہ گلہ نہ کرتی کہ فاٹا کے اراکین کو کیوں 25 دن انتظار کرنا پڑا؟ ہم سے بعد میں گھوٹکی کا الیکشن ہوا ہے تو ان کا دوسرے دن انہوں نے اوتھ لیا لیکن فاٹا کے اراکین قربانی دینے کے عادی ہیں، یہاں پر آنے کیلئے جو 21 ممبران آئے ہیں، اپنی قومی اسمبلی کی چھ سیٹوں کی اور سینٹ کی آٹھ نشستوں کی قربانی دینی پڑی جو صرف ہمارے فاٹا کے ساتھ نہیں، سب پختونوں کے ساتھ زیادتی ہے کیونکہ سینٹ میں ہماری پختونوں کی آواز کم ہو گئی، ہمارے آٹھ اراکین سینٹ میں کم ہو گئے، (تالیاں) تو اس لئے مجھے کچھ زیادہ خوشی نہیں ہے اور جو ارکان آئے ہیں، جو اس الیکشن میں آئے ہیں، ابھی وزیراعلیٰ صاحب نے بات کی کہ اب ہم سلیکٹڈ نہیں الیکٹڈ ہو گئے ہیں، تو میرے خیال میں یہ تو ان سے پوچھیں کہ جو ہمارے اپوزیشن کے پانچ، چار ممبران الیکٹ ہو کے آئے، کس طرح وہ الیکٹ ہو کے آئے؟ خاص کر میری جماعت سے پوچھیں، میری جماعت کے کارکنوں سے پوچھیں، (تالیاں) کہ ان کی تین سیٹیں چھین کے آئے ہیں، ہم نے تین سیٹیں جیتی نہیں، ہم سے آٹھ جیتی ہوئی سیٹیں واپس لی ہیں لیکن جس طرح قائد مولانا فضل الرحمان صاحب نے فرمایا تھا کہ ہم صرف اس وجہ سے اس الیکشن میں حصہ لے رہے ہیں کہ ہم قبائل کے ساتھ یکجہتی چاہتے ہیں، عوام کے ساتھ رابطہ ہو، اس لئے ان کو کریڈٹ جاتا ہے۔ آپ نے کہا کہ عمران خان نیازی صاحب کو کریڈٹ جاتا ہے، کریڈٹ جاتا ہے اس چورڈا کو نواز شریف کو کہ جس نے یہ مرجر کیا، (تالیاں) یہ مرجر سابق حکومت نے کیا، کریڈٹ جاتا ہے اس حکومت کو جس نے فاٹا میں لاء اینڈ آرڈر کی سیچوئیشن کو بہتر کیا اور سیکورٹی اداروں کو تھوڑا بہت کریڈٹ جاتا ہے کہ آج پر امن الیکشن کروا سکے کیونکہ سب نے دیکھا کہ کس طرح اس الیکشن کو Delay کرنے کے حربے استعمال ہوئے، کبھی آئینی امنڈمنٹ کے تھرو، کبھی دوسری

چیزوں، ان شاء اللہ کشمیر پر جب بات ہو گی، اس وقت اس پر تفصیلی بات کروں گی اور یہاں پر میں درانی صاحب کو کریڈٹ دوں گی کہ یہاں پر ہمیں 21 کرسیاں لگا دی گئیں کیونکہ اگر یہ بلڈنگ وہ نہ بناتے تو شاید ہماری کرسیاں کہاں رکھی جاتیں، (تالیاں) تو میرے خیال میں ان کو یہ کریڈٹ جاتا ہے کہ انہوں نے یہ نئی بلڈنگ بنائی ورنہ جو پرانی ہماری اسمبلی تھی، جس طرح ادھر ہم قوالوں کی طرح بیٹھتے تھے، اپوزیشن اور گورنمنٹ ساتھ ساتھ تو مجھے آج بھی وہ دن یاد ہے، نگہت اور کرزئی صاحبہ بیٹھی ہیں، ہمارے ظفر صاحب بھی۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: Windup please.

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: ٹھیک ہے، میں آپ کو وارننگ نہیں دوں گی، میں فاٹا کے حوالے سے صرف چار مطالبات یہاں پر رکھوں گی۔ سب سے پہلا میرا مطالبہ یہ ہے کہ این ایف سی ایوارڈ کا جو وعدہ کیا گیا تھا، اس کو فوری طور پر دیا جائے کیونکہ اگر آپ دیکھیں، مردم شماری اس وقت جب میں قومی اسمبلی میں تھی، اس وقت بھی ہم نے اس پر بہت لڑائی کی تھی کہ یہ مردم شماری غلط ہوئی، تفصیل میں نہیں جاؤں گی لیکن اگر اس مردم شماری کو بھی دیکھا جائے تو ہمارا حصہ 4.5 بنتا ہے لیکن ہمارے ساتھ 3 پرسنٹ کا وعدہ کیا گیا ہے لیکن 3 پرسنٹ بھی ہمیں نہیں دیا جا رہا ہے، پنجاب بھی اس سے انکاری ہے، سندھ بھی اس سے انکاری ہے اور گورنمنٹ کا منسٹر حماد اظہر سینٹ میں کھڑے ہو کر کہتا ہے کہ (تالیاں) ہم اس پر باؤنڈ نہیں ہیں، آج تو آپ کریڈٹ لے رہے ہو کہ فاٹا کا مرجر ہو گیا، فاٹا کو کے پی کے سر ڈالا گیا ہے، آپ کا منسٹر سینٹ کے فلور پر انکار کر رہا ہے، آن دی ریکارڈ کہ ہم نے وعدہ نہیں کیا کہ ہم این ایف سی نہیں دیں گے، اس لئے میرا پہلا مطالبہ ہے کہ ہم سے این ایف سی کا جو وعدہ کیا گیا ہے، ہمیں این ایف سی کا اپنا حصہ دیا جائے۔ دوسرا میرا مطالبہ ہے، جب فاٹا مرجر کا بل اس اسمبلی سے پاس ہو رہا تھا تو یہاں پر اس وقت کے سی ایم پرویز خٹک صاحب نے کھڑے ہو کر قرارداد پاس کی تھی کہ فاٹا کے تمام ٹیکسز جو ہیں، ان کا کوٹہ جو ہے وہ برقرار رکھا جائے گا لیکن آج قومی اسمبلی نے کہا کہ نہیں اس بجٹ میں اس کو ختم کیا گیا ہے، اپنے وعدے اور اپنی قرارداد کا پاس رکھیں، آپ نے جو وعدہ کیا ہے کہ پانچ سال کے لئے ہم تو کہیں گے لیکن دس سال کے لئے، کیونکہ ہمارے ساتھ وعدہ دس سال کا تھا، جو ٹیکس میں آپ نے اس کی Exemption دی تھی اس کو برقرار رکھا جائے۔ میرا تیسرا مطالبہ ہے کہ کم از کم سینٹ میں تو ہم سے ہاتھ ہو گیا، ہم سے تو سینٹ کی نشستیں چھین لی گئیں لیکن میرا مطالبہ ہے کہ قومی اسمبلی میں ہماری 12 سیٹیں برقرار رکھی جائیں اور

اس کے لئے یہ اسمبلی بھی قومی اسمبلی کو قرارداد پاس کرے۔ میرا چوتھا مطالبہ صرف یہ ہے، دو مطالبات میرے رہتے ہیں، چوتھا مطالبہ میرا یہ ہے کہ قومی اسمبلی میں ہم نے متفقہ قرارداد اس وقت پاس کی تھی، جمال الدین صاحب شاید چلے گئے ہیں، جمال الدین صاحب اور میں نے پاس کی تھی کہ ادھر سے مائینز کی Removing کریں اور وہ متفقہ پاس ہوئی تھی، متفقہ کا مطلب ہے کہ گورنمنٹ باؤنڈ ہے کہ اس کو Implement کرے۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

محترمہ نعیمہ کشور خان: میں مائینز کے حوالے سے بات کر رہی تھی کیونکہ ابھی پچھلے دنوں وزیرستان میں ایک دھماکہ ہوا، اس میں چند افراد شہید ہوئے ہیں تو اس لئے میرا مطالبہ ہے کہ فوری طور پر جتنی مائینز ہیں ان کا فوری خاتمہ کیا جائے۔ میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جو دیر میں، کوئٹہ میں، کابل میں دھماکے ہوئے ہیں، ہم اس کی مذمت بھی کرتے ہیں اور ہم اس کی تعزیت بھی کرتے ہیں، اللہ ان کے درجات بلند کرے، اللہ ان کے درجات بلند کرے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: میری دو چیزیں ہیں، صرف دو پوائنٹس ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بہت ٹائم ہو گیا۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: ایک آخری جو میرا مطالبہ ہے وہ یہ ہے کہ جس طرح مرکز میں ہو رہا ہے کہ جنوبی صوبہ پسماندہ ہونے کی وجہ سے ہونا چاہیے، اس لئے میں کہتی ہوں کہ صوبہ قبائلستان بھی ہونا چاہیے تاکہ ہم ترقی کر سکیں (تالیاں) اور ہمیں سینیٹ میں بھی سیٹیں مل جائیں۔ ایک آخری چیز آپ کے نوٹس میں لانا چاہتی ہوں کہ اس گورنمنٹ کے ذمے جو ایک چھوٹا سا کام تھا، اس ایوان کے ذمے کہ کم از کم اتنا کرتے کہ وقت پر امنڈمنٹ کرتے کہ جو نئے ممبران آرہے ہیں، ان کو کمیٹیوں میں ایڈجسٹ کریں، ہمیں ایک دو مہینے اس کے لئے اور بھی انتظار کرنا پڑے گا، میری ریکویسٹ ہو گی، ہماری جماعت کے فاٹا سے جتنے ایم این ایز ہیں، عصام الدین صاحب، شعیب صاحب، ریاض صاحب، ہم امنڈمنٹ موو کرتے ہیں، میں نے ان کو دی ہوئی ہے، میں آپ سے ریکویسٹ کروں گی کہ آپ رول 246 ہے، اس کا استعمال کرتے

ہوئے وہ پندرہ دن کا جو نوٹس ہے، اس کو اپنی پاور استعمال کرتے ہوئے اس کو فوری لیں، اس میں امنڈمنٹ کریں، یہ جو نئے ممبران آئے ہیں ان کو کمیٹیوں میں فوری طور پر ایڈجسٹ کیا جائے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ Already ہمارے پلان میں شامل ہے، We will do that۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: تو ہم اس امنڈمنٹ کو موو کرتے ہیں، میں امید کروں گی کہ اس کو جلد از جلد پورا کیا جائے۔ بہت شکریہ۔

Mr. Speaker: Thank you very much. Wilson Wazeier Sahib, from Minority.

جناب ویلسن وزیر: آنریبل سپیکر صاحب، چیف منسٹر محمود خان صاحب، مائی ڈیئر کولیگز، زما ډیر قدرمندو د قبائلو نه راغلی مشرانو، کشرانو، سٹوډنٹس میڈیا کے نمائندو اسلام علیکم، پخیر راغلې، هر کله راشئ، Good evening, Namastay and welcome، سب سے پہلے میں سپیکر صاحب، آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا، میں شکریہ ادا کرتا ہوں اس فلور پہ اپنے قائد عمران خان صاحب کا اور وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا محمود خان صاحب کا جنہوں نے اقلیتوں کے لئے مخصوص نشست پر مجھے ٹکٹ جاری کر کے اس ہاؤس میں مسیحی ایم پی اے کی کمی کو پورا کیا۔ میں اپنے تمام قبائلی اضلاع سے منتخب ہونے والے ایم پی ایز اور خواتین کو مبارک باد پیش کرتا ہوں، میں الیکشن کمیشن آف پاکستان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے آئین کے تحت بروقت آزادانہ، منصفانہ اور غیر جانبدارانہ انتخابات کو ممکن بنایا۔ میں مسلح افواج کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں، فرنٹیئر کور کو، فرنٹیئر کانسٹبلری کو اور دیگر سیکورٹی ایجنسیز کو، خاصہ دار فورس، لیوی فورس کو کہ جنہوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے اور انہی کی وجہ سے قبائلی اضلاع میں امن قائم ہوا، اس امن کی بدولت انتخابات ممکن ہو سکے۔ میں قبائلی اضلاع میں فاٹا کے مرجر پہ تمام سیاسی پارٹیوں، سٹیک ہولڈرز اور سول سوسائٹیز کو دل کی گہرائیوں سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے متفقہ طور پر قومی اسمبلی میں، سینٹ میں اور پھر خیبر پختونخوا اسمبلی میں متفقہ طور پر پچیسویں آئینی ترامیم کو پاس کیا اور یہ ممکن ہو سکا۔ آخر میں میں شکر گزار ہوں، اپنی خیبر پختونخوا گورنمنٹ کا کہ جب انہوں نے پہلے Tenure میں اقلیتوں کے لئے جو نوکریوں میں 5 0 پرسنٹ کوٹہ تھا اس کو بڑھا کر 3 پرسنٹ کیا اور اب اس موجودہ گورنمنٹ نے اس کو 5 پرسنٹ کر دیا ہے، یہ یقیناً قائداعظم محمد علی جناح

کی وہ سپیچ ہے جو انہوں نے پہلی دستور ساز اسمبلی کو 11 اگست کو کی تھی کہ آپ آزاد ہیں، آپ مندر میں جائیں، چرچ میں جائیں یا کسی بھی عبادت گاہ میں جائیں، آپ کا کوئی بھی مذہب ہے ریاست کا اس سے کوئی تعلق نہیں، تو موجودہ حکومت نے اس کو یقیناً عملی جامہ پہنایا، تو انہی الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر کا اختتام کرتا ہوں، میں فخر محسوس کرتا ہوں کہ میں اس اسمبلی کا حصہ بنا ہوں جو ایک بڑی تاریخ ساز اسمبلی ہے اور مہمان نواز صوبہ ہے، میں اس صوبائی اسمبلی کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ جو کارکردگی کے لحاظ سے دیگر صوبوں میں سب سے آگے ہے، جنہوں نے ریکارڈ قانون سازی کی ہے، جنہوں نے ریکارڈ قانون سازی کی ہے اور سب سے آگے ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو، ویلسن صاحب۔ یہ شارٹ ٹائم سارے لے لیں تاکہ جلد ہی باقی لوگ بھی ہو جائیں۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: لیکن ان کو پہلے ختم کر لوں نا، پھر موقع دیتا ہوں، PK-101، باجوڑ2، مسٹر اجمل خان۔

(تالیاں)

جناب اجمل خان: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ محترم جناب سپیکر صاحب! آپ کی اجازت سے بہت ہے سر، سب سے پہلے تو میں آپ کو، لیڈر آف دی ہاؤس جناب سی ایم صاحب کو، لیڈر آف دی اپوزیشن، آنریبل ممبرز، قبائلی عوام اور پوری قوم کو، پورے ایوان کو میں مبارک باد دیتا ہوں، آج تاریخی دن ہے کہ ہم سب اکٹھے ایک ہی ساتھ بیٹھے ہیں، آج ہی کے دن فاٹا کا مرجر کمپلیٹ ہو گیا، آپ سب کو بہت بہت مبارک ہو۔ جناب سپیکر صاحب! قبائل کے نمائندے یہاں پر بیٹھے ہیں، میں سب کو ویلکم کرتا ہوں، ہم سب ایک ہیں، پورا ایوان ایک ہے، ہم نے بہت کچھ دیکھا ہے، بہت کچھ لایا ہے، قبائل باجوڑ سے لے کر وزیرستان تک بنیادی سہولیات اور ضروریات سے محروم ہیں، ہمارے ہاں غربت ہے، خوراک کی کمی ہے، وہاں پر زندگی مشکل ہے، وہاں پر زندگی بہت مشکل ہے اور بنیادی سہولیات اور ضروریات سے قبائل محروم ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! اس وطن عزیز کی 72 سالہ تاریخ میں ہمیں نظر انداز کیا گیا ہے، وہاں پر سیاسی اور جمہوری عمل رکا ہوا تھا، اللہ کا شکر ہے کہ ایف سی آر کالے قانون کے بعد اس وطن عزیز کی 72 سالہ تاریخ میں صوبائی الیکشن ہو گیا، تاریخی الیکشن ہو گیا، اس پر امن

الیکشن سے پوری دنیا کو ٹرائبل ڈسٹرکٹ کااور اس کے عوام کاایک اچھااور مثبت پیغام چلاگیا، قبائل پرامن ہیں، قبائل پر عزم ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! آپ لوگ ہمارے مسائل سنیں اور ترجیحی بنیاد پر ان کو حل کریں، ہمیں خوشی ہے کہ اس ملک کے وزیراعظم خان صاحب نے کہا ہے، وہ کہتے ہیں کہ حکومت کی اولین ترجیح قبائل کی آبادی ہے، قبائل کی ترقی ہے، قبائل کی خوشحالی ہے اور یہ کہ قبائل کو اوپر لانا ہے تو ہم بھی ایک خاص سوچ اور فکر اور جذبے سے آئے ہیں، ہم بھی چاہتے ہیں کہ قبائل کی زندگی میں بہتری ہو اور ان کا معیاری زندگی بلند ہو۔ جناب سپیکر صاحب! ہمارے مسائل یہ ہیں اور سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے، سب سے پہلے مسئلہ تعلیم کا ہے کہ قبائل میں تعلیم کی کمی ہے، تعلیم کے بغیر ایک قوم ترقی نہیں کر سکتی، وہاں پر پرائمری ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن پہ کام کرنا ہے لیکن سب سے پہلے اور سب سے زیادہ ضرورت پرائمری ایجوکیشن کی ہے، کیونکہ پانچ سال کا بچہ دور جا نہیں سکتا، وسائل نہیں ہیں، خوراک کی کمی ہے، گاؤں میں قریب سکول نہیں ہیں تو ان کی تعلیم Suffer ہو جاتی ہے، تو ہر گاؤں میں پرائمری سکول ہر بچی اور بچے کے لئے استاد معیاری ہونا چاہیے۔ علاقے میں ہائی سکول، کالج اور یونیورسٹی ہونی چاہیے، قبائل کو پروفیشنل تعلیم دینی چاہیے، میڈیکل، انجینئرنگ اور مختلف شعبوں میں۔ دوسرا مسئلہ ہمارا ہیلتھ کا ہے، علاج ہر شہری کا بنیادی حق ہے، ہمیں ابھی اس جدید ٹیکنالوجی کے دور میں اور اس جدید سائنسی دور میں ہم اب بھی 'دسالے' لگاتے ہیں وہ جو جڑی بوٹیوں کی مرہم پٹیاں ہوتی ہے، ہماری مائیں، ہماری بہنیں بہت ساری خفیہ سیکرٹ بیماریوں کی وجہ سے گور کو چلی جاتی ہیں لیکن وہ کچھ نہیں کہہ پاتیں کیونکہ وہاں پر لیڈی ڈاکٹرز نہیں ہیں، جناب سپیکر صاحب! وہاں پر ہنگامی بنیاد پر لیڈی ڈاکٹرز بھیجنی چاہئیں۔ ہمارا پانی کا مسئلہ ہے اور وہ شدت اختیار کر گیا ہے، قبائلی عوام اونچائی اور پہاڑوں پر آباد ہیں، ویسے بھی پانی کی سطح نیچے گئی ہے، وہاں پر پانی کا مسئلہ ہے، ماہرین وہاں پر بھیج دیں، پانی کے بغیر زندگی مشکل ہے اور زندگی ناممکن ہے، لوگ نقل مکانی کر رہے ہیں، وہاں پر ماہرین بھیجیں اور ہمارے قبائلی عوام کا پانی کا مسئلہ حل کریں۔ وہاں پر روڈ اور برانچ روڈ (تالیاں) وہاں پر روڈ اور برانچ روڈ کی کمی ہے، اب بھی ہم جنازے کندوں پہ اٹھا کے مین روڈ پہ لاتے ہیں تو ہمارا برانچ روڈ کا مسئلہ حل کریں کیونکہ ایک علاقے کی ترقی میں روڈ اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ہمارا بجلی کا مسئلہ ہے، وہ بھی حل طلب ہے، وہ بھی حل کیا جائے، اس طرح قبائلی عوام کو گیس کا تحفہ دیا جائے، ہمارے جنگلوں کو بچایا جائے، ہماری ماؤں بہنوں کو سہولت دی جائے، (تالیاں)

اور گھبرانے کی بات نہیں ہے، ٹرائبل ڈسٹرکٹ قدرتی وسائل اور معدنیات سے مالامال ہیں، وہاں پر منرل انڈسٹریاں لگائی جائیں، اس سے قبائل کو روزگار مل جائے گا اور قبائل کی زندگیوں میں انقلاب آسکتا ہے، آپ منرل پہ کام کریں اور قدرتی وسائل پہ کام کریں۔ ٹورازم کے لئے ہمارا قبائلی علاقہ ٹورازم کے لئے موذوں ہے، وہاں کی آب و ہوا اور وہاں کے پہاڑ، دریا اور جنگل جو ہیں وہاں پر ٹورازم ڈیپارٹمنٹ کام کرے، قبائل مہمان نواز بھی ہیں اور امن پسند بھی ہیں، وہاں ٹورازم کے لئے اچھے مواقع ہیں، ٹورازم پہ کام ہو، ہمیں این ایف سی ایوارڈ 3 پرسنٹ جو کہ اس ملک کے وزیراعظم عمران خان کہہ چکے ہیں، ہمیں این ایف سی ایوارڈ 3 پرسنٹ ملنا چاہیے۔ آخر میں میں بہت خوش بھی ہوں، مجھے خوشی بھی ہے، مجھے فخر بھی ہے کہ یہ مرجر ایک ایسے وقت میں ہوتا ہے، یہ تاریخی دن ہے، ہم آج پختونخوا اسمبلی کا حصہ ہیں، قبائل کے سارے نمائندے بیٹھے ہیں، یہ ایک ایسے وقت میں ہوا ہے کہ مرکز میں پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ہے، صوبے میں پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ہے، اس ملک کا وزیراعظم عمران خان ہے، یہ تاریخی بن گیا، سر، قبائل، ہم سب شکریہ ادا کرتے ہیں، ہم پاکستان تحریک انصاف کا اور جناب عمران خان کے شکر گزار ہیں۔۔۔۔۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Thank you very much.

جناب اجمل خان: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا ختم نہیں ہوگیا؟

جناب اجمل خان: جناب سپیکر صاحب! مجھے ایک دو منٹس دیں، مودی پہ آتا ہوں، مودی کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ آپ 1947 کی طرف نہ دیکھیں، آپ 1965 کی طرف نہ دیکھیں، آپ 1971 کی طرف نہ دیکھیں، آج کا پاکستان ہر قسم کی جدید ٹیکنالوجی سے لیس اور ایٹمی طاقت ہے، تمہیں پتہ بھی نہیں چلے گا کہ تمہارے ساتھ کہاں سے کیا ہوگیا؟ (تالیاں) اور یہ بھی میں بتانا چاہتا ہوں، Secondly کہ ٹرائبل ڈسٹرکٹ کے عوام وہاں آجائیں گے، تمہارا کشمیر کا بارڈر تہس نہس ہو جائے گا، یہ میں نہیں کہتا ہوں، یہ تاریخ کہتی ہے، یہ تاریخ کہتی ہے۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: تھینک یو۔

جناب اجمل خان: آخر میں پورے ایوان کا، پوری قوم کا اور قبائل کا شکریہ ادا کرتا ہوں، سب کو مبارک باد دیتا ہوں اور یہ بتانا چاہتا ہوں کہ چې مونږه نن هم یو یو، پرون هم یو وو، نن هم یو یو او سبا به بیا هم یو یو، ستاسو ډیره شکریه، ستاسو ډیره مننه۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned for ten minutes, for prayer break.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جس کے پیسے آپ نے جمع کروائے ہیں، اس کی Payment ہوئی ہے، Natural یہ جو Chillers ہیں یہ Out of date ہو چکے ہیں، خراب ہو چکے ہیں، یہ Temporary ہم نے Arrange کیا ہوا ہے لیکن جواب اس کنٹریکٹر کے پاس ہے، یہ جرمنی سے امپورٹ کر رہے ہیں، ہماری تو کوشش ہے کہ جلد از جلد ہو جائے، ہم نے اس کے پیسے جمع کروائے ہوئے ہیں، تھوڑا سا شروع کرتے ہیں، Kindly جو ممبرز رہ گئے ہیں، تھوڑا ٹائم شارٹ کریں تاکہ ہم مغرب تک ختم کر لیں اور پانچ منٹ سے اوپر کوئی بات نہ کرے، چلیں وہ ممبرز آ جاتے ہیں، میں چونکہ لیجسلشن بھی بہت ضروری ہے، آئس کے اوپر تو میں آئٹم نمبر 9 اینڈ 10 پہلے لے کر دوبارہ اس پہ آ جاتا ہوں۔

ایک رکن: جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔

جناب سپیکر: کروں گا، میں واپس آتا ہوں۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا نشہ آور مواد کی روک تھام مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 9: Minister for Information, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Control of Narcotic Substances Bill, 2019, may be taken into consideration at once.

Mr. Shaukat Ali Yousafzai: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Control of Narcotic Substances Bill, 2019, may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Control of Narcotic Substances Bill, 2019, may take

into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 2 of the Bill. (Applause) Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Clauses 1 to 2 stand part of the Bill. Amendment in Clause 3 of the Bill: Mr. Sher Azam Wazir, to please move his amendment in Clause 3 of the Bill. Mr. Sher Ahmad Wazir Sahib, sorry, Sher Azam Wazir.

اس بل کے بعد سپیچ دوبارہ سٹارٹ کرتے ہیں، شیر اعظم وزیر صاحب کو ایجنڈے کی کاپی پڑھنے کے لئے دے دیں۔

جناب شیر اعظم خان: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ سپیکر صاحب! آپ کو حج مبارک ہو، سب سے پہلے میں ادھر چیمبر میں آیا تھا لیکن موقع نہیں ملا، رش زیادہ تھی، آپ کو حج بہت بہت مبارک ہو۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

Mr. Sher Azam Khan: I want to move that in clause 3, after sub-clause (3), the following new sub-clause (4) may be added namely,-

> "(4) The powers and functions of the officers and members of the staff in sub-section (2) in relation to conduct of inquiries and investigation may be prescribed by the Government."

جناب سپیکر: ذرا آواز اونچی رکھیں، مائیک سامنے رکھیں۔

Mr. Sher Azam Khan: To move that in clause 11, in clause (a), for the words ''not less than'', the word 'upto' may be substituted" and to move that in the hiding of chapter 4, Sorry 6. Now, that is chapter 6.

جناب سپیکر: شیر اعظم وزیر صاحب! آپ کلاز 4 موو کر رہے ہیں یا 3، پہلے 3 کریں نا، پہلے 3 کر لیں، 3 تو آپ نے کر دی ہے، بس 4 بعد میں، پہلے 3، منسٹر صاحب! اس امنڈمنٹ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات): سر! میری تو ریکویسٹ ہو گی کیونکہ اب بل تیار ہے، سب کچھ تیار ہے، دو امنڈمنٹ آ چکی ہیں، میرے خیال سے اس کو Accept کیا جا چکا ہے۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! یہ ان کی اپنی سیٹ ہے؟

وزیر اطلاعات: جی، یہ میری اپنی سیٹ ہے۔

جناب سپیکر: بابک صاحب! ان کی سیٹ چینج ہو گئی ہے۔

وزیر اطلاعات: میں بابک صاحب کے قریب آ گیا ہوں تو شاید ان کو تکلیف ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر اطلاعات: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس سٹیج پر اتنی ضرورت نہیں ہے کیونکہ بل تیار ہے، سب کچھ تیار ہے تو اس پہ پھر دوبارہ جانا پڑے گا۔ میری ریکویسٹ ہے کہ اگر اس پہ آپ امنڈمنٹ واپس لے لیں تو اس وقت اس میں وہ تو نہیں ہے، دوسری آپ کی امنڈمنٹ کسی کو سمجھ آئی ہو۔

Mr. Sher Azam Khan: You mean to say. You are in agreement with this.

وزیر اطلاعات: جی۔

Mr. Sher Azam Khan: You are in agreement with us; you are agreeing.

وزیر اطلاعات: ٹھیک ہے، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Sher Azam Khan: Okay. Thank you very much. Mr. Speaker, as a Parliamentary Leader, I want to say some thing.

بابک صاحب بعد میں بات کریں گے، اس سے پہلے میں ذرا اپنے قبائلی۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، اس کے بعد وہ کریں گے، نہیں ابھی کر لیں نا، میں آپ کو موقع دوں گا، بابک صاحب سے سٹارٹ کروں گا، آپ سب کو موقع دوں گا۔

جناب شیر اعظم خان: ایک بات ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل، اس کو ختم کریں تاکہ وہ بھی سپیچ کریں، پھر آپ بھی کریں۔

جناب شیر اعظم خان: وہ تو گورنمنٹ ایگری ہو گئی۔۔۔۔

جناب سپیکر: Withdraw، آپ نے Withdraw کر لی۔

Mr. Sher Azam Khan: I want to withdraw it.

Mr. Speaker: Thank you very much. The motion before the House is that the amendment moved by the honorable Member may be…..

جناب شیر اعظم خان: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے Withdraw کر لی ہے۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Now, the question before the House is that the original Clause 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The original Clause 3 stand part of the Bill. Clauses 4 to 10 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 4 to 10 of the Bill, therefore, the question before the House is that the Clauses 4 to 10 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 4 to 10 stands part of the Bill. Amendment in Clause 11 of the Bill: Mr. Sher Azam Wazir Sahib, to please move his amendement in Clause 11 of the Bill. Janab Sher Azam Wazir Sahib, Clause 11 of the Bill.

جناب شیر اعظم خان: Chapter 4 میں جو امنڈمنٹ لانا تھی To move the heading of Chapter 6 is according to withdrawn

جناب سپیکر: یہ Eleven پھر رہ گئی نا، Eleven پھر آپ دیکھیں۔

جناب شیر اعظم خان: وہ Withdraw کر دی۔

جناب سپیکر: Withdraw کر لی تو پھر چلیں اس کو پہلے مجھے ختم کر دینا، Now, the question before the House is that the original Clause 11 may stands part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The original Clause 11 stands part of the Bill. Clause 12 to 42 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 12. Ms. Shagufta Malik, to please move her amendment in lause 11 of the Bill.

Ms. Shagufta Malik: Thank you, Mr. Speaker. I, wish to move that in clause 11, in clause (a), for the word ‘‘not less than’’, the word ‘upto’ may be substituted.

Mr. Speaker: Minister for Communication, Shaukat Yousfiza Sahib!

وزیر اطلاعات: ایک منٹ، ٹھیک ہے انہوں نے جو امنڈمنٹ پیش کی ہے، وہ ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: Now the question، شگفتہ ملک صاحبہ کی امنڈمنٹ آپ نے قبول کر لی۔

وزیر اطلاعات: Accept ہے نا، Accept ہے، میں تو یہی کہہ رہا ہوں کہ یہ Accept ہے۔

Mr. Speaker: Accepted. Now, the question before the House is that the amended Clause 11 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amended Clause 11 stands part of the Bill. Clauses 12 to 42 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 12 to 42 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 12 to 42 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 12 to 42 stand part of the Bill. Mr. Sher Azam Wazir, to please move his amendment in the heading of CHAPTER-VI of the Bill.

Mr. Sher Azam Khan: To move that the heading of CHAPTER-VI, the comma and words ‘‘, CENTERS AND FUNDS FOR THE TREATMENT OF ADICTS” may be deleted.

Mr. Speaker: Minister for Information, please.

وزیر اطلاعات: سر! یہ جتنی بھی امنڈ منٹس ہیں وہ انہوں نے کہا ہے کہ دیکھ چکے ہیں، اس پہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے تو میرے خیال سے یہ Yes ہے۔

جناب سپیکر: شیر اعظم وزیر صاحب! تھوڑا سا کنفوژن ہے، آپ یہ امنڈ منٹس کس لئے چاہتے ہیں، آپ کا اس امنڈ منٹ سے کیا مقصد ہے، کیا آپ یہ کرنا چاہتے ہیں کہ اگر ہم یہ کرتے ہیں تو ایک اور کلاز جو ہے، ہمیں پھر وہ ختم کرنا پڑتی ہے۔

جناب شیر اعظم خان: یہ Punishment کے بارے میں ہے-----

جناب سپیکر: یہ Chapter 6 جو ہے، یہ Heading کے بارے میں ہے۔

جناب شیر اعظم خان: امنڈ منٹس اس لئے لا رہے ہیں کہ اگر ایک ہوتا ہے تو Upto not less than، اب Seven year punishment، اتنی Harsh punishment for the first time to be introduced to an addict, it is on the face, it not justified, not good. Mr. Speaker, attention، میرے کہنے کا مطلب یہ ہے-----

جناب سپیکر: دیکھیں، بات یہ ہے کہ۔

Mr. Sher Azam Khan: Upto not less than. اگر سزا کو-----

جناب سپیکر: اس طرح کے Offence کے لئے تو عبرت ناک ترین سزا ہونی چاہیے، آپ کو پتہ ہے کہ آئس جو ہے، کالجوں، یونیورسٹیوں میں ہر جگہ پہنچ چکی ہے تو میرے خیال میں اس کو As it is رہنے دیں۔ چونکہ یہ بڑی محنت سے یہ بل تیار کیا گیا ہے اور ہماری جو جنریشن ہے یہ ساری تباہ ہو رہی ہے، سخت Punishment ہوگی تو تب بھی یہ کنٹرول ہوگی۔

جناب شیر اعظم خان: تو پھر اس کا Purpose defeat ہو جائے گا-----

جناب سپیکر: جی۔

جناب شیر اعظم خان: اس کا Purpose defeat ہو جائے گا، For the first time, when you are going to introduced a law and Act اور اس کو Maximm punishment seven years دیں، میں کہتا ہوں کہ It should be upto seven years, it could be six months and an year or two اور اگر آپ کہتے ہیں Not less than

seven, not less meaning thereby کہ یہ Must ہے، Seven years، ہاں منسٹر صاحب سمجھ گئے نا Upto not less۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> I agree جناب سپیکر! اس میں جو چیز ہے، جس کی امنڈمنٹ شگفتہ ملک بھی لا رہی ہیں اور جو سمیرا شمش بھی لا رہی ہیں، دو بڑی Important چیزیں ہیں اس کے اندر، ایک تو یہ ہے کہ جو آئس ہے، یہ ڈرگ اس میں شامل کر دی گئی ہے، یہ پہلا ایکٹ ہے اس صوبے کا جس میں آئس کو ڈرگ تسلیم کیا جا رہا ہے۔ سیکنڈ اس میں جو ایشو تھا، وہ یہ تھا کہ ہم نے Seven years sentence رکھا تھا، اس میں یہ تھا کہ جو سٹوڈنٹس کا مسئلہ ہے کہ کچھ سٹوڈنٹس اگر کر لیں تو ان کا کیا بنے گا؟ اس لئے یہ امنڈمنٹ جو ہے اس پہ سارے ہم Agree ہیں کہ یہ Seven years کے بجائے Upto seven years کر دی جائے، اس سے فائدہ یہ ہو گا کہ اس میں ابھی جو اس حساب سے اگر کسی کے پاس دس گرام تو اس حساب سے اسے سزا ہو گی اور آخری جو ہے کہ یہ جو ڈیلرز ہیں جناب سپیکر صاحب، جو امنڈمنٹس یہ لا رہے ہیں، ہمیں اس پہ کوئی اعتراض نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کو اعتراض نہیں ہے لیکن یہاں ایک مسئلہ پیدا ہو رہا ہے، چلیں پہلے ذرا اس کو کلیئر کرتے ہیں۔ سمیرا شمش صاحبہ! آپ اپنی امنڈمنٹ لائیں تو پھر اس کے بعد آپ کا یہ دیکھتے ہیں۔

<u>محترمہ سمیرا شمس:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب! میری دو امنڈمنٹس ہیں، پہلا Clause 47 (A) میں Registration of Addicts کے حوالے سے ہے، The Government shall register addicts in the Province for the purpose of treatment and the rehabilitation of addicts. اس کا دوسرا پارٹ ہے، The Government shall bear all expenses for the first time compulsory detoxification or de-addiction of the addicts. اس کا پھر تیسرا پارٹ ہے، The addict shall carry a registration card in such a form as may be prescribed and produce it to any public authority on demand. 47B بھی اس کے ساتھ ہی پڑھ لوں؟ **47B**

Power of the Government to establish centers for treatment of addicts. ---The Government shall establish as many centers as may be deemed necessary for de-toxification, de-addiction, education, aftercare, rehabilitation, social integration of addicts and for supply of such medicines as are considered necessary for the de-toxification of the addicts.”

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر! یہ جو اصل ایشو تھا وہ یہ تھا کہ جب 1997 میں فیڈرل گورنمنٹ کے تحت یہ ایکٹ بنا، اسی ایکٹ کے تحت یہ صوبہ کام کرتا رہا، اب جب ہم ایکٹ میں ترمیم لا رہے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ اپنے لئے Rehabilitation کا سنٹر خود بنائیں کیونکہ ابھی تک یہ سوشل ویلفیئر کے ساتھ چلتا رہا ہے، شوشل ویلفیئر جو ہے وہ اتنی Capacity نہیں رکھتا، ابھی پراپر لی ایکٹ بن رہا ہے، اس کے تحت سنٹرز بنیں گے، بحالی کے سنٹرز ہوں گے، ساتھ ساتھ تھانے بنیں گے اس کے اپنے، یہ اس میں جو شیر اعظم وزیر صاحب نے اس کی بات کی ہے، یہ آخری امنڈمنٹ جو لا رہے ہیں، اس میں یہ ہے کہ وہ جو سنٹرز ہیں، یہ سمیرا شمس نے جو امنڈمنٹ پیش کی ہے، یہ (3) Automatically washout ہو جائے گی، میری گزارش ہے ان سے کہ یہ ایک اچھی امنڈمنٹ ہے، اس سے ہمارا جو قانون ہے یہ مزید بہتر ہو سکتا ہے، میری گزارش ہے کہ ان سے اپنا وہ واپس لے لیں تاکہ یہ جو اصلی امنڈمنٹ ہے یہ آ سکے۔

جناب سپیکر: جی، شیر اعظم وزیر صاحب۔

جناب شیر اعظم خان: مسٹر سپیکر! بات واضح ہے، یونیورسل لاء یہ ہے کہ When you are going to introduce a law, an Act for the first time تو وہ اتنا Harsh نہیں ہونا چاہیے نمبر ون۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ تو آپ کی پاس ہو گئی نا، Upto seven years والی تو ہو گئی نا، Upto seven years والی ہو گئی ہے۔

جناب شیر اعظم خان: نمبر ٹو جو ہے، آئس اس سے پہلے نہیں تھا، ابھی آئس Introduce ہو گیا۔ دوسرا، نارکاٹکس چوری کے ملزم کو بھی Upto three years ہے، چوری کے ملزم کو اب 14 years بھی ہو سکتی ہے، 20 year جو ہے، Life imprisonment ہے لیکن اس میں پانچ سال دیتے، میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جج Independent ہو گا کہ کس کو بعد میں دے گا، Seven years وہ دے گا، Two years وہ دے گا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ تو ہو چکی ہے، شیر اعظم وزیر صاحب! میری عرض سنیں، وہ آپ کی وہ چیز پاس ہو گئی ہے، Upto seven years وہ ہو گئی، یہ وہ بات نہیں ہے، یہ دوسری بات ہے اور وہ ہو گئی ہے۔

جناب شیر اعظم خان: ہاں، Upto seven years اصل بات یہ ہے-----

جناب سپیکر: آپ Chapter 6 heading کی بات کر رہے ہیں، وہ آپ والی بات تو ہو گئی، Upto seven years وہ پھر کچھ بھی نیچے ہو سکتی ہے، وہ تو اور چیز ہو گی، آپ اس کو Withdraw کر لیں تو مسئلہ حل ہو جاتا ہے، Heading of chapter میں آپ نے وہ کیا ہے تو پھر یہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے، یہ آپ کی ہے نا، Amendment in the heading of CHAPTER-VI of the Bill۔

جناب شیر اعظم خان: ہاں، اس کو دیکھیں نا، To move that in the heading of CHAPTER-VI, the comma and words ", CENTERS AND FUNDS FOR THE TREATMENT OF ADICTS" may be deleted. اس پر اگر گورنمنٹ ایگری نہیں کرتی، یہ اتنا بالکل ضروری نہیں ہے۔

I withdraw, I don't press it ji.

جناب سپیکر: تھینک یو ویری مچ۔ اب آپ،-----

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو سر، میں Same وہی امنڈمنٹ جو یہاں پہ Rehabilitation کے حوالے سے تھی، میری بھی یہی تھی لیکن میں بھی اسمبلی میں وہ اس طریقے سے نہیں کروا سکی تو Same میری بھی یہ تھی، سمیرا نے جو کی تھی کہ Rehabilitation center کا جو ہے وہ بہت زیادہ ضروری ہے، اس کو Add کیا جائے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: سمیرا شمس صاحبہ کی اور آپ کی وہ ایک ہی ہو جاتی ہے، Same ہے۔

وزیر اطلاعات: یہ دونوں جو ہیں، بالکل ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، بالکل دونوں امنڈمنٹس جو ہیں Accepted ہیں۔

Mr. Speaker: Now, the question before the House is that the original heading of chapter 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Original heading of Chapter 6 stands part of the Bill. Clauses 43 to 47: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 43 to 47 of the Bill, therefore, the question before the House is that the Clauses

43 to 47 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.

ذرااونچی آواز میں بولیں، نہیں توگیلری والے ‘Yes’ بولنا شروع کر دیں گے۔

And those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 43 to 47 stand part of the Bill. Insertion of new Clause 47A and 47B in the Bill. Ms. Sumaira Shams, to please move her amendment for insertion of new clauses as 47A and 47B, after Clause 47 of the Bill.

محترمہ سمیرا شمس: 47A میں ہے، **--- 47A. Registration of addicts.**“ کرنا ہے تو

(1) The Government shall register addicts in the Province for the purpose of treatment and rehabilitation of addicts. اس کا دوسرا پارٹ ہے، (2) The Government shall bear all expenses for first time compulsory detoxification or de-addiction of an addicts. اس کا تیسرا پارٹ ہے، (3) The addict shall carry a registration card in such a form as may be prescribed and produce it to any public authority on demand. 47B کا ہے، **47B. Power of the Government to establish centers for treatment of addicts.** یہ وہی Rehabilitation centers کے بارے میں ہے، The Government shall establish as many centers as may be deemed necessary for de-toxification, de-addiction, education, aftercare, rehabilitation, social integration of addicts and for supply of such medicines as are considered necessary for the de-toxification of the addicts.”

جناب سپیکر: تھینک یو جی، منسٹر صاحب۔

وزیر اطلاعات: ٹھیک ہے سر، ہم ایگری کرتے ہیں کیونکہ اس رجسٹریشن کا کوئی میکنزم نہیں ہے لیکن اچھی بات ہے کہ اگر ہمیں پتہ چلے کہ یہاں پر اس طرح Addict کتنے مریض ہیں، میرے خیال سے اچھی ترمیم ہے، ہم اس کو Accept کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: Okay. The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted?

Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Amendments stand part of the Bill. Clause 48 to 56 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 48 to 56 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 48 to 56 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 48 to 56 stand part of the Bill. Amendment in Clause 57 of the Bill: Mr. Sher Azam Wazir Sahib, to please move his amendment in Clause 57 of the Bill.

Mr. Sher Azam Khan: This is regarding reward to the officers and officials and those people who provide information 59.

Mr. Speaker: 57, amendment in Clause 57.

Mr. Sher Azam Khan: 59.

Mr. Speaker: 57.

Mr. Sher Azam Khan: 57, to move that in clause 57, in sub-clause (2), in paragraph (d), the word “and” at the end may be deleted and thereafter the existing paragraph (e) may be renumbered as paragraph (f) and before paragraph (f), as so renumbered, the following new paragraph (e) may be inserted, namely,-

“(e) The manner in which rewards may be given to the officers and members of staff of Narcotics Control Wing or to the public for rendering commendable service; and”

جناب سپیکر: منسٹر صاحب۔

وزیر اطلاعات: آنریبل ممبر صاحب یا تو اس کا کوئی فائدہ بتادیں تاکہ پھر ہم آگے بڑھیں کہ اس کا فائدہ کیا ہو گا؟ اگر ہم یہ امند منٹ لے آئیں تو۔۔۔۔۔

جناب شیر اعظم خان: آپ کا Source مضبوط نہیں ہے۔

وزیر اطلاعات: نہیں، آپ Convince کر لیں نا، اگر نہیں ہے تو میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ اس کو واپس لے لیں، اگر آپ کہتے ہیں کہ نہیں، آپ اس پہ اڑتے ہیں تو اس کا فائدہ ہمیں بھی بتادیں۔ اس کا فائدہ نہیں تو میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ آپ اپنی امنڈمنٹ واپس کر لیں۔

جناب شیر اعظم خان: نہیں، میرا مطلب کلیئر ہے۔

جناب سپیکر: جی واپس لے لیں۔

جناب شیر اعظم خان: اس میں آپ Reward public کو، گورنمنٹ آفیسرز کو یا آفیشلز کو کتنا دے رہے ہیں؟ اس کا طریقہ کار کیا ہے؟

وزیر اطلاعات: دیکھیں، طریقہ کار کا ہمیشہ آپ کو پتہ ہے، جب رولز بنتے ہیں تو اس کے بعد۔۔۔۔۔

جناب شیر اعظم خان: آپ کو وزیر قانون نے بتایا ہے۔

وزیر اطلاعات: نہیں۔۔۔۔۔

جناب شیر اعظم خان: تو آپ مجھے بتائیں۔

وزیر اطلاعات: میں آپ کے ساتھ ایگری کرتا ہوں، اس میں کوئی فرق نہیں ہے، میں اس لئے کہہ رہا ہوں، آپ نے صرف اس کی جو امنڈمنٹ Propose کی ہے، اس کو ہٹانا یا نہ ہٹانا دونوں ایک ہی چیز ہے، اس لئے میں آپ کے ساتھ ایگری کرتا ہوں، کوئی ایشو نہیں ہے۔

Mr. Sher Azam Khan: No, it could accordingly become more effective.

Minister for Information: Yes, I agree.

Mr. Speaker: Agreed, Okay. Now, the motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Now, the question before the House is that the amendment in Clause 57 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The original amended Clause 57 stand part of the Bill. Clause 58 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 58 of the Bill, therefore, the question before the House is that the Clause 58 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 58 stand part of the Bill. Amendment in Clause 59: Mr. Sher Azam Wazir Sahib.

جناب شیر اعظم خان: پہلے سے ایگری ہیں تو کوآپریشن کے لئے ہم مشکور ہیں۔

وزیر اطلاعات: سر! آپ پیش تو کریں نا، میں ایگری ہو جاؤں گا، آپ پیش تو کریں نا۔

جناب سپیکر: آپ Lay کریں نا۔

Mr. Sher Azam Khan: To move that clause 59 may be deleted.

وزیر اطلاعات: بالکل ایگری کرتے ہیں، دیکھیں یہ جو نار کا ٹکس ایکٹ تھا، یہ ہمارا فیڈرل سبجیکٹ تھا، اب یہ آگیا صوبے میں، تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، Already وہ کہتے ہیں Delete کریں تو Delete، اس میں کوئی ایشو نہیں ہے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment stands part of the Bill. Now, the question before the House is that the amendment in Clause 59 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against.

ہاں، یہاں پہ شوکت یوسفزئی صاحب کا ایشو ہے، اس لئے اس سے پرانا لاء ختم ہو جائے گا۔

وزیر اطلاعات: ہمارا لاء جو ہے وہ ہم نے اپنا لاء بنایا ہے اور یہ پورے پاکستان میں پہلا صوبہ ہے جس نے اپنا لاء بنالیا ہے، اس لئے جو وہاں کا لاء Delete ہو رہا ہے، اس میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا ہے، یہ بالکل Comprehensive law ہے اور اس میں تمام چیزیں وہ اس وقت فیڈرل گورنمنٹ کے پاس بھی نہیں ہیں، وہ یہاں پہ ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، اس کو آپ نے Repeal کرنا ہوگا، پہلے کو یہ 59 جو ہے، اس کو یا تو یہ Withdraw کر دیں تو وہ Repeal ہو جائے گا، پھر آپ کا نیا ایکٹ آ جائے گا۔

وزیر اطلاعات: یہ تو اب ان سے میں ریکویسٹ کروں گا، Otherwise مطلب ہماری طرف سے کوئی ایشوز نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ہاں، اس کو Withdraw کریں آپ، تو پھر وہ Repeal ہو جائے گا۔

Mr. Sher Azam Khan: Honourable Minister, they have really cooperated in other amendments. We are realistic, for the first time I feel that they are realistic people, while first they come to know that it is injurious to the common man interest and to the people who are ill and addicted. This is why I withdraw this?

Mr. Speaker: Thank you very much. Now, the question before the House is that the Original Clause 59 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Original Clause 59 stands part of the Bill. Schedule stands part of the Bill. Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا نشہ آور مواد کی روک تھام مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': The Minister for Information, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Control of Narcotics Substances Bill, 2019 may be passed.

Minister for Information: Thank you, Mr. Speaker. I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Control of Narcotics Substances Bill, 2019 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Control of Narcotics Substances Bill, 2019 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

سپاس تشکر

جناب سپیکر: مسٹر عباس الرحمان صاحب، پی کے 104، ممند 2، پلیز بریف۔

(تالیاں)

جناب عباس الرحمان: اَعُوذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر! مجھے موقع دینے کا بہت بہت شکریہ۔ میں اس ایوان میں آج بہت خوش ہوں کہ آج فاٹا کے تمام ممبران کو

اور خاص کر فاٹا کو اپنی نمائندگی کرنے کا موقع ملا ہے، بہت بہت شکریہ۔ سر! تقریباً 72 سالہ محرومیوں کو اجاگر کرنے کے لئے وقت تو چاہیے لیکن آج ہم صرف اپنا Introduction کروائیں گے۔ Excuse me, Sir اس میں وہ چیز نہیں ہے، Sir, I am sorry, Sir, excuse me

جناب سپیکر: تھینک یو ویری مچ، ہو گیا، آپ کا تعارف ہو گیا۔ مسٹر محمد شفیق پی کے، 107 خیبر 3۔

جناب محمد شفیق: شکریہ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں موجودہ حکومت کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ پہلے ہی سال میں Merged اضلاع میں صوبائی انتخابات کو ممکن بنایا اور پرامن طریقے سے انتخابات کروائے گئے۔ اس کے بعد اپنے حلقے کے عوام کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، جنہوں نے ہم پر اعتماد کیا اور پھر فاٹا کے عوام کا بھی کہ انہوں نے دنیا پہ واضح کر دیا کہ جس طریقے سے یہ انتخابات ہوئے، ہمارے Merged اضلاع میں، دنیا کو ایک پیغام گیا کہ یہ پرامن لوگ ہیں، ان کو جب موقع ملا نہیں اور جب مواقع ملتے ہیں تو ہر کام اسی انتخابات کی طرح احسن طریقے سے کریں گے۔ جناب سپیکر! قبائلی اضلاع 1947 سے نہیں 1901 سے بنیادی سہولیات سے، بنیادی حقوق سے محروم رہے ہیں، Strategic اہمیت کے لحاظ سے وفاقی حکومت نے قبائلی اضلاع کو ایک خاص قانون نہیں بلکہ کالے قانون ایف سی آر کے تحت رکھا جس میں احتساب کا کوئی تصور نہیں تھا، تھوڑے بہت جو وسائل آتے تھے وہ بھی ایک بے لگام اور بے تاج بادشاہ پولیٹیکل ایجنٹ اور اس کے ایجنٹ جو سب مقدس گائے کہلاتے تھے، ہمارے ان حقوق کی بندر بانٹ کرتے تھے، آج تک وہ علاقے جو بنیادی حقوق سے محروم رہے ہیں، اس کی جو باقی کسر نکالی ہے وہ Militancy اور مختلف آپریشنز، میں اپنے علاقے کی Specifically اپنے علاقے کی بات کروں گا، باڑا پی کے 107 سے چونکہ میرا تعلق ہے، ہمارے علاقے میں اس Militancy اور مختلف آپریشنز کے دوران پورا انفراسٹرکچر تباہ ہوا ہے، ادھر آج بھی کوئی بنیادی سہولت لوگوں کو نہیں مل رہی ہے، تعلیمی نظام تقریباً 90 سکول جس میں پرائمری سے لے کر مڈل اور ہائی تک سب ادھر Demolish کئے گئے ہیں، رابطہ پل، سڑکیں اور صحت کے جو بنیادی سہولت کے مراکز وہ بھی بالکل ناکارہ ہو چکے ہیں، ان میں کوئی بنیادی سہولت میسر نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے ساتھ ایک اور بہت بڑا ظلم ہوا ہے، انخلاء کے وقت باڑا کی ایک مارکیٹ ہوا کرتی تھی جس سے 30 ہزار لوگوں کا روزگار وابستہ تھا، ان تاجروں کا جتنا بھی سرمایہ تھا وہ اس انخلاء میں ڈوب گیا، وہ لوٹا گیا اور ابھی جب واپس گئے ہیں اور آبادکاری شروع ہے لیکن ان کے پاس

سرمایہ نہیں ہے، وہ آج تک اپنی خالی دکانوں میں بیٹھے ہوئے ہیں، ہم ایک استدعا یہ کریں گے اور کرتے ہیں کہ پہلے پہل ہمارے روزگار کا بندوبست کیا جائے کیونکہ جب ہم بے روزگار ہوں گے تو ہم اپنے بچوں کی تعلیم، ان کی صحت کا خیال نہیں رکھ سکیں گے، اس کے لئے بلاسود قرضے کی فراہمی بہت ضروری ہے، یہ میں پہلے دن سے اس لئے کہہ رہا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ ان لوگوں نے پورا ایک سال اس امید پہ گزارا ہے کہ ابھی فنڈز بھی قبائلی علاقوں کے لئے مختص ہو رہے ہیں لیکن ان چیزوں کو Priority پہ رکھنا چاہیے، ان علاقوں کو Priority رکھنا چاہیے کہ ضلع میں جس تحصیل جس علاقے میں تباہی ہوئی ہے، جدھر Militancy اور آپریشن سے انفراسٹرکچر خراب ہوا ہے، ان کو تھوڑا علیحدہ دیکھا جائے، ان کو Priority دی جائے۔ جناب سپیکر! پچیسویں آئینی ترمیم کے بعد ایف سی آر کو ختم کر دیا گیا، اس وقت چونکہ حکومت نئی نئی وجود میں آئی تھی جس کے لئے یہ انضمام ایک بڑا چیلنج تھا، دو تین مہینوں کے اندر خاصہ دار اور لیویز کے ریگولرائزیشن کا چیلنج سامنے آیا جس کو ریگولرائز کر دیا گیا، اس پہ بھی ہم حکومت کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں لیکن ساتھ ساتھ اس کا ابھی مجھے پتہ نہیں ہے، ہم اس کی ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ ان کو ریگولرائز کرنے کے بعد پولیس کے برابر مراعات دی جائیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> مغرب نزدیک ہے، Please, windup کریں تاکہ باقی لوگ بھی بول سکیں۔

<u>جناب محمد شفیق:</u> سر، اس حکومت کے صحت انصاف کارڈ کے اجراء کو بھی ہم ایک بہت خوش آئند قرار دیتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمارے تعلیمی نظام کی بحالی کے لئے بھی کچھ کرنے کی ضرورت ہے، 90 سکولز جن کے لئے فنڈ چائنا Add کی منظوری سے ہوا ہے تو ساڑھے تین سال میں اس کی Disbursement نہیں ہوئی، آج تک ان سکولوں پہ کام شروع نہیں کیا گیا ہے، تاجر برادری باڑا کے اور اس کی جو سمیڈا کی Compensation، جس Compensation پہ کام کر رہی ہے، بہت سستی کا شکار ہے اور پیچیدہ قسم کا طریقہ کار اپنایا ہوا ہے، اس کی آسانی کے لئے بھی بات ضروری ہے۔ دوسرا سر، جب انضمام ہو رہا تھا تو ہمارے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا کہ مرجر کے وقت قبائلی اضلاع میں سیل ٹیکس کی وہ پانچ سال تک Tax exemption ہو گی لیکن وہ ایک سال کے اندر پچھلے وفاقی فنانس بل میں گھی ملز اور سٹیل مل سے وہ Exemption ختم کر دی گئی ہے جس کے لئے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس

فنانس بل میں ترمیم کے لئے آپ سپیکر قومی اسمبلی کو ایک لیٹر لکھیں تاکہ اس کو بحال کیا جائے، اور وہ Exemption واپس نہ لی جائے۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Please, windup.

<u>جناب محمد شفیق:</u> جناب سپیکر، شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ پی کے 110، اورکزئی، سید غازی غزن جمال۔

<u>سید غازی غزن جمال:</u> اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطَٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ۔ ټولو نه مخکښې خو زه د ټولو قبائلو چې کوم زمونږه ورونړه دی، قبائلی چې کومې خویندې دی، قبائلی چې کوم مشران دی، کوم چې زمونږه واړه دی، هغوی ته زه دا خوشخبری ورکول غواړم چې نن دا اول ورځ نه هغه آغاز اوشو چې قبائلی خلق به نن نه پس د خپلې علاقې د پاره خپله قانون سازی کولې شی۔

Along with the people of ex FATA, I also want to congratulate every single Member of this Parliament, because this indeed is an historic day but because of this historic day let's not forget that not only the eyes of the people of ex FATA or the eyes of the people of KP are on this Assembly, but the eyes of the entire world are on this Assembly, because we cannot afford to fail, we cannot afford this area to fail for the national security of Pakistan, for the goodwill of the people of ex FATA, who suffered for so long. We cannot afford to fail in this Assembly and we have to legislate properly and give them the rights they haven't been given to these people for the last seventy years (Applause) Although there are a number of problems and I can talk about and if I begin by talking about the problems of ex FATA, this day will not be enough for us to ripe them up like core issues, fundamental and core issues, like the return of IDPs, internally displaced people, who are still homeless after ten years of militancy and have still not return; like the re-habilitation of those homes, they have been destroyed, of those schools, they have been destroyed, of those hospitals, they have been destroyed, of that infrastructure that was never built to more nuanced issues of institutional framework development for this area. But I will take another turn, I will rather concentrate on the positives that we bring forward by coming into this new

Assembly, because I don’t want the people of KP to feel that the people of ex FATA only bring them with problems, we also bring with us solution and opportunities for us to symbiotically grow together on this new journey that we have begun. I will instead concentrate on the fact that now we have Members of these newly merged areas in this Assembly, we finally have a voice that understand these problems and hopefully when the time is right, they will also give solution to these problems that I have never been presented before in any forum, in any government. Now, that we have a voice, each of us realizes the problems in our areas and we bring them forward with us. Number two, we bring with us a long history, traditions and spirit of the Jirga system, whereby like today we saw and I have pleasantly surprised and happy to see this that ruling government and the Opposition have realized that when it comes to the problems of ex FATA, we can not afford to be politically divided, but we will come together to find solution and have one voice, whenever issue of ex FATA is raised. (Applause) Lastly, I want to note that as the areas of erstwhile ex FATA gain from the experience, the development exposure that the districts of settled areas KP have along with that, I also hope that the people of KP, settled KP can learn from the entrepreneurial promotion that and aptitude that the people of ex FATA bring can also be a part of gaining from a natural resources, investing in the area and be a part of the uplift of this area and especially the Jazba that you saw in the crowd in the stand today. This is the Jazba of the youth of ex FATA that will not only develop the erstwhile ex FATA, but will also develop this great province of KP as well. Thank you very much.

Mr. Speaker: Thank you very much. PK-108, Koram 1, Mr. Muhammad Riaz. Is he here or out?

اچھا، یہ شاید ہمیں کل بھی Continue رکھنا پڑے گا، اس میں کریں گے۔ Riaz Sahib! What to do, because four five people left.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! آپ تمام پارٹی کے پارلیمانی لیڈرز کو تھوڑا تھوڑا ٹائم دینا چاہیے تاکہ-----

جناب سپیکر: میں نے پہلے سے ایسا کیا تھا، فسٹ راؤنڈ میں ہر پارٹی سے ایک ایک لیا تھا لیکن سارے Elected ہیں تو یہ اپنی بات کرنا چاہتے ہیں، پہلی دفعہ اس ہاؤس میں آئے ہیں تو کوئی حرج نہیں ہے کہ تھوڑا برداشت کر لیں، اگلے دنوں میں آپ لوگوں کو بھی موقع ملے گا، ان کو اور بھی ملے گا۔

جناب محمد ریاض: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! اور میرے ہم منصب ساتھیو، سامعین، السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ جناب سپیکر! وقت دینے کا بہت شکریہ۔ سب سے پہلے اپنے قائد حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب، پارٹی قائدین، کارکنان، حلقے کے عوام کا بے حد اور تہہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے منتخب کیا، جن کی وجہ سے میں آج اس ایوان میں کھڑا ہوں، ہمارا انتخاب ہماری سرزمین پر اصلاحات ایک مسلسل سیاسی کوشش اور قربانیوں کا نتیجہ ہے، میں قبائلی اضلاع سے منتخب ممبران صوبائی اسمبلی کو کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں، قبائلی اضلاع مسائل کا گڑھ ہیں، ہم جن علاقوں سے منتخب ہوئے ہیں وہاں تباہی کا ایک سماں ہے، ہر طرف تباہی کا ایک نقشہ پھیلا ہوا ہے، یقین کریں صحیح معنوں میں زندہ انسانوں کا قبرستان ہے، لہذا جناب سپیکر! ہمارا آپ سے، وزیر اعلیٰ سے، حکومت سے مطالبہ اور امید ہے کہ ہم اپنا حق مانگتے ہیں، ہمیں امید ہے کہ آپ ہمیں مایوس نہیں کریں گے، ان قبرستانوں کو پھر سے گلستان بنانے میں ہماری مدد اور تعاون فرمائیں گے شکریہ۔

Mr. Speaker: Thank you. PK-105, Khyber 1, Shafiz Afridi Sahib.

(تالیاں)

جناب شفیق آفریدی: **نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** میں بحثیت بلوچستان عوامی پارٹی کے Representative کی حثیت سے جناب سپیکر صاحب، محترم جناب مشتاق غنی صاحب، جناب ڈپٹی سپیکر محمود جان صاحب، اپوزیشن لیڈر، سینیئر ممبرز آف پراونشل اسمبلی، میل اینڈ فی میل اور اس کے علاوہ بالخصوص میرے والد صاحب جو بیٹھے ہوئے ہیں، میرے سامنے New elected MPAs، میڈیا حضرات اور باہر سے آنے والے مہمانوں کو دل کی گہرائیوں سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آج اس تاریخی دن پر آپ نے بولنے اور اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع دیا ہے۔ سب سے پہلے میں اپنے Colleague کو اور پورے ایوان بالا کو اور پورے ملک کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آج

ایک تاریخ لکھی جارہی ہے کیونکہ پاکستان کی آزادی کے بعد پہلی بار صوبائی اسمبلی میں قبائلیوں کو نمائندگی ملی ہے، الحمدللہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم بھی اس تاریخ کا حصہ بنے، ان شاء اللہ ہم قبائل کی ترقی، خیبر پختونخوا کی ترقی اور پاکستان کی ترقی کے لئے اس تاریخی موقع پر تاریخی کردار ادا کریں گے۔ چونکہ اس موقع پر جہاں ہم نے ایف سی آر کا جنازہ نکال کر یہاں نمائندگی حاصل کی ہے، میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اصلاحات اور قاعدے قبائل ایف سی آر کے خاتمے کے مرکزی کردار میرے قبائلی فخر، قبائلی ملی مشر، ایکس ایم این اے لیڈر الحاج شاہ جی گل کو، (تالیاں) میں اس کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں، میں اس فورم سے ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ یہ واحد تحریک تھی کہ اس میں کسی قسم کی کیجولٹی ہمیں نظر نہیں آئی، یہ اللہ کی مہربانی ہے اور الحمدللہ آپ سب لوگوں کی سب دوستوں کی دعائیں ہیں۔ اس کے علاوہ جتنی بھی سیاسی پارٹیوں، سول سوسائٹی، تمام مکاتب فکر کے لوگ، فاٹا یوتھ، جرگہ ممبران، لاء انفورسمنٹ کے جتنے بھی ہمارے ادارے ہیں، ان سب کا ہم بہت مشکور ہیں کہ ان کی بدولت ہم سب ایک پیج پہ اکٹھے ہو کر اس کامیاب تحریک کا حصہ بنے، (تالیاں) جس کی بدولت تکمیل پاکستان ہوئی۔ جناب سپیکر صاحب! چونکہ میرا تعلق اور میری نمائندگی PK-105 سے ہے جو کہ تاریخی ضلع خیبر پر مشتمل ہے، میں سارے ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ جس طرح پاکستان دنیا میں ایک منفرد جغرافیائی حیثیت کا حامل ہے، اسی طرح پاکستان میں خیبر کی حیثیت کسی سے چھپی نہیں ہے کیونکہ یہ سنٹرل ایشیاء کی جانب ایک گیٹ وے کی شکل اپنایا ہوا ہے، بد قسمتی سے یہ اہمیت دہشت گردی اور رشوت ستانی کی نذر ہو گئی کیونکہ اربوں آمدن پیدا کرنے والا طورخم بارڈر چونکہ میرے حلقے PK-105 میں شامل ہے، ان اربوں روپے میں سے ایک پائی بھی میرے عوام پہ خرچ نہیں ہوئی ہے۔ اسی طرح خیبر ایجنسی الحمدللہ سب جانتے ہیں کہ قدرتی وسائل سے مالا مال ہے، ہم سب اکٹھے ہو کر سیاست سے بالاتر ہو کر یہ سوچیں کہ ہم اپنی آنے والی نسل کے مستقبل کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟ لوگوں نے ہمارے اوپر اعتماد کیا ہوا ہے، ہزاروں ووٹ ہمیں ملے ہوئے ہیں، یہ کس بنیاد پر انہوں نے ہمیں ووٹ دیئے ہوئے ہیں، ہمیں چاہیے کہ ہم سیاست سے بالاتر ہو کر۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

<u>جناب شفیق آفریدی:</u> جزاکم اللہ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی آفریدی صاحب۔

جناب شفیق آفریدی: جناب سپیکر صاحب!، انٹرنیشنل بارڈر رکھنے والے میرے عوام کو تعلیم اور صحت پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ بجلی، پانی نہ ہونے کے برابر اور مختلف حیلوں بہانوں سے ان کو دن بدن بے روزگاری کی طرف لے جا رہے ہیں، میں آج اس ایوان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ خدارا قبائل پر مزید بوجھ نہ ڈالا جائے، میرے حلقے کے جملہ مسائل حل کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ بانی پاکستان قائد محمد علی جناحؒ کا یکساں پاکستان کا خواب پورا ہو جائے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وائنڈ اپ کریں، پلیز۔

جناب شفیق آفریدی: بس آخری دو منٹ، تھینک یو سر، آخر میں میں پورے ایوان سے یہ التجاء کرتا ہوں کہ بحیثیت ایک عوامی نمائندہ آپ سب ہمارے لئے قابل احترام ہیں، چونکہ ہمارے لئے یہ ایوان ایک درسگاہ کی حیثیت رکھتا ہے، ہم سب New elected Members آپ صاحبان سے سیاسی تربیت حاصل کریں گے، ان شاء اللہ ہم سب آپ لوگوں کے ساتھ ہر فورم میں شانہ بشانہ چلیں گے کیونکہ ہم سب یہ ثابت کریں گے کہ قبائل ایک پر امن، ایک مہمان نواز، ایک Well educated، ایک خدمت کرنے والے لوگ ہیں، ہم ان شاء اللہ یہ ثابت کریں گے، آپ سب لوگوں کے ساتھ یہ میرا وعدہ ہو گا۔ آخر میں میں حکومت وقت جو ہمارے لئے بہت احترام کی حامل ہے، ہماری ان سے یہ امیدیں وابستہ ہیں کہ ہمارے جتنے بھی علاقے کے مسائل ہیں وہ Party basis سے بالاتر ہو کر ان مسائل کا حل نکالے، ہم سب ان شاء اللہ آپ کے ساتھ ہوں گے، تھینک یو ویری مچ۔ پاکستان پائندہ باد۔

جناب سپیکر: تھینک یو ویری مچ۔ ابھی ان شاء اللہ یہ چار پانچ لوگ رہ گئے ہیں، ہمارے ایم پی ایز، پھر اس کے بعد پارلمنٹری لیڈرز اس پہ بات کریں گے۔ جی نگہت اورکزئی صاحبہ!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! مجھے افسوس ہے، میں نے آپ کو دو دن پہلے بھی بتایا، آج صبح بھی آپ کے چیمبر میں آئی۔ جناب سپیکر صاحب! یہ ہمارے لئے ایک ایسی بات ہوتی ہے، آج بڑا خوشی کا دن ہے، قبائل کے لئے بھی اور سب لوگوں کے لئے بھی لیکن مجھے اس بات پہ افسوس ہوتا ہے، جو تقریر کرتا ہے وہ ہال سے نکلتا اور چلا جاتا ہے، ہم بھی آئندہ سے یہی بات کریں گے لیکن مجھے آپ، میں نے آپ سے ٹائم مانگا تھا کہ کل۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو کل ٹائم دوں گا نا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، میں یہ جو Important بات کرنا چاہتی ہوں کہ جو کابل میں دھماکہ ہوا جس میں کئی جانیں گئی ہیں، پاکستانی سفارتخانے پہ حملہ ہوا، جناب سپیکر! کل کا جو دھماکہ ہوا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی جرنلسٹس بھی چلے گئے ہیں،اس پہ آپ کل بات کرلیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! دھماکوں کی آج۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس پہ آپ کل بات کرلیں۔ کل میں آپ کو ٹائم دے دوں گا،

The sitting is adjourned till 10:00 a.m, tomorrow morning.

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 28 اگست 2019ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)

ضمیمہ

حلف وفاداریٔ رکنیت

[آرٹیکل 65اور 127]

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

میں،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔صدق دل سے حلف اٹھاتا/اٹھاتی ہوں کہ

میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہونگا/رہونگی:

کہ بحیثیت رکن صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا صوبہ، میں اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، قانون اور اسمبلی کی قواعد کے مطابق، اور ہمیشہ پاکستان کی خود مختاری، سالمیت، استحکام، یک جہتی اور خوشحالی کی خاطر انجام دونگا/دونگی:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کیلئے کوشاں رہونگا/رہونگی جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے:

اور یہ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھونگا/رکھونگی اور اس کا تحفظ اور دفاع کرونگا/کرونگی:

[اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)]